DifaAhleSunnat.com

من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ

مولود کعبہ کون ؟؟؟

DifaAhleSunnat.com

علماء حق علماء دیوبند

دفاعِ اہلسنت

دفاعِ صحابہ کرامؓ و دفاعِ اہل سنت دیوبند
وقت کی اہم ترین ضرورت؟

- یوٹیوب کے اُردو بیانات
- نعت رسول ﷺ
- آن لائن دروس، نماز کے مسائل
- آن لائن پی ڈی ایف کتابیں
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موضوعات پر بیانات
- نماز کے مسائل پر کتابیں
- قرآن کریم کی تلاوتیں
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موضوعات پر کتابیں

DifaAhleSunnat.com

مولود کعبہ کون [اول]

دارا لتحقیق و دفاعِ صحابہ

کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تاریخ پیدائش 13 رجب المرجب ہے؟؟؟؟

کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ولادت کعبہ کے اندر ہوئی؟؟؟

حقیقی طور پر مولود کعبہ کون؟؟؟

سب سے پہلے تو ہم اجمالا بتاتے چلیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ مولود کعبہ ہر گز نہیں ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کی تاریخ پیدائش نہ 13 رجب المرجب ہے

جن کتابوں میں تاریخ پیدائش کو ذکر کیا گیا تو مجہول صیغوں کے ساتھ ذکر کیا گیا لہٰذا یہ بات معتبر نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تاریخ پیدائش صرف شہرت کی وجہ سے سند اور معتبر مآخذ کے ذکر کے بغیر لکھ دی گئی۔ لہٰذا جب تک معتبر ماخذ نہیں مل جاتا تب تک یہ بات قابل قبول نہیں ہو گی

تیسری بات یہ ہے کہ جنہوں نے ماخذ بیان کیا ہے وہ یا تو شیعوں کی کتب ہیں یا ایسے شیعوں کی طرف مائل حضرات کی کتب ہیں جنہوں نے بہت ساری شیعی روایات کو بغیر تحقیق و تنقیح کے نقل کر دیا جیسے "امام ذہبی" , "ملا علی قاری" اور "شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہم اللہ" نے "مستدرک للحاکم" کے حوالے سے اور بعض نے "مروج الذہب" اور "فصول المہمہ" کے حوالے سے نقل کیا ہے ہم اسکے حوالے نقل کر دیتے ہیں تاکہ دیکھنے اور پڑھنے والے سمجھ سکیں کہ کس طرح سے بغیر سند یا ایسے ماخذ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی پیدائش

مولود کعبہ کون [دوم]

لکھ دی گئی جو مآخذ قابل قبول ہی نہیں ہیں

سب سے پہلے امام ذہبیؒ کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔ امام ذہبیؒ نے جو بات ذکر کی وہ امام حاکمؒ سے ذکر کی تو مستدرک حاکم کی روایت یہاں نقل کی جاتی ہے

اَخبَرَنَا اَبُو بَکرٍ مُحَمَّدُ بنُ اَحمَدَ بنِ بَالَوَیہِ، ثنَا اِبرَاہِیمُ بنُ اِسحَاقَ الحَربِیُّ، ثنَا مُصعَبُ بنُ عَبدِ اللّٰہِ، قَدَکَرَ نَسَبَ حَکِیمِ بنِ حِزَامٍ وَزَادَ فِیہِ، وَاُمُّہُ» فَاخِتَۃُ بِنتُ زُہَیرِ بنِ اَسَدِ بنِ عَبدِ العُزّٰی، وَکَانَت وَلَدَتْ حَکِیمًا فِی الکَعبَۃِ وَہِیَ حَامِلٌ، فَضَرَبَہَا المَخَاضُ، وَہِیَ فِی جَوفِ الکَعبَۃِ، فَوَلَدَتْ فِیہَا فَحُمِلَتْ فِی نَطعٍ، وَغُسِلَ مَا کَانَ تَحتَہَا مِنَ الثِّیَابِ عِندَ حَوضِ زَمزَمَ، وَلَمْ یُولَدْ قَبلَہُ، وَلَا بَعدَہُ فِی الکَعبَۃِ «اَحَدٌ قَالَ الحَاکِمُ:

وَہَمَّ» مُصعَبٌ فِی الحَرفِ الاٰخِرِ، فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الاَخبَارُ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنتَ اَسَدٍ وَلَدَتْ اَمِیرَ المُؤمِنِینَ عَلِیَّ بنَ اَبِی طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجہَہُ فِی جَوفِ «الکَعبَۃِ

مصعب بن عبداللہؒ نے حکیم بن حزامؓ کا نسب بیان کرنے کے بعد فرمایا" ان کی والدہ فاختہ بنت زہیر بن اسد بن عبدالعزیٰ" ہیں۔ انہوں نے حکیم کو کعبہ میں جنم دیا۔ یہ حاملہ تھیں، کعبہ میں گئیں اور وہیں ان کو درد زہ شروع ہو گئی، اور حکیم کی پیدائش ہو گئی، چمڑے کے ایک قالین پر پیدائش کا عمل ہوا، اور ان کے نیچے جو کپڑے تھے وہ زمزم کے کنویں پر لا کر دھوئے گئے، نہ ان سے پہلے کوئی کعبہ میں پیدا ہوا نہ ان کے بعد

مولود کعبہ کون [سوم]

☆☆ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مصعب کو اس حدیث کے آخر میں وہم ہوا ہے ۔ کیونکہ اس بارے میں روایات حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا نے امیر المومنین حضرت علی کو کعبہ کے اندر جنم دیا۔"

مستدرک حاکم جلد نمبر 5 روایت نمبر6044

اسی روایت کی تلخیص میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بعینہ یہہ روایت نقل کردی اپنا کوئی موقف یہاں بیان نہیں کیا

اس تلخیص کا اسکین بھی نیچے لگا دیا ہے

مستدرک حاکم وبذیلہ التلخیص للذھبی رحمۃ اللہ علیہ جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 483

جبکہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا موقف اپنی سیر اعلام النبلاء اور تاریخ اسلام میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لئے مولود کعبہ کہیں نہیں لکھا بلکہ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے لئے ہی مولود کعبہ ہونا لکھا ہے

ملاحظہ فرمائیں

ورواه الذهبي عن ابن منده وأتى برواية الزبير عن مصعب بن عثمان أن حكيم ولد في جوف الكعبة.

سیر اعلام النبلاء جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 46

تو اس تلخیص والی عبارت جو کہ امام حاکم کی ہی بعینہ عبارت ہے اسکو لیکر امام ذہبی کا حوالہ دینے والے دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں رہی بات امام حاکم کی تو امام حاکم اس موقع غلطی پر ہیں کیونکہ خود انہوں نے سیدنا علی کے فضائل میں آپکا مولود کعبہ ہونا نہیں ثابت کیا ہے نہ کوئی

مولود کعبہ کون [چہارم]

روایت پیش کی جبکہ یہاں کہہ رہے ہیں کہ یہ بات یعنی سیدنا علیؓ کا کعبہ میں پیدا ہونا اس بارے میں رویات حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں تو ہونا یہ چاہیئے تھا کہ امام حاکمؒ کوئی ایک۔ روایت ہی پیش کر دیتے جبکہ نہ فضائل سیدنا علیؓ میں کوئی ایسی روایت پیش کی اور نہ یہاں کوئی ایک روایت پیش کی بس ایسے ہی یہ بات کہہ دی کہ یہ بات حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہے اور ساتھ ہی امام مصعبؒ کے بارے کہہ رہے ہیں کہ انہیں وہم ہوا یہ بات کہنے میں کہ کعبہ میں پیدائش صرف سیدنا حکیم بن حزامؓ کی ہوئی

حالانکہ امام حاکمؒ نے خود سیدنا حکیم بن حزامؓ کو مولود کعبہ ثابت کیا ہے اپنی اس روایت سے پہلے ہی ایک روایت پیش کی جسے ملاحظہ فرمائیں

سَمِعْتُ أَبَا الْفَضْلِ الْحَسَنَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا أَحْمَدَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الْوَهَّابِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ غَنَّامٍ الْعَامِرِيَّ، يَقُولُ: وُلِدَ» حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ، دَخَلَتْ أُمُّهُ الْكَعْبَةَ فَمَخَضَتْ فِيهَا فَوَلَدَتْ فِي «الْبَيْتِ

علی بن غنام عامری فرماتے ہیں : حکیم بن حزامؓ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے ، ان کی والدہ کعبہ کے اندر داخل ہوئیں ، وہیں ان کو درد زہ ہوئی اور حکیم بن حزام پیدا ہو گئے ۔

مستدرک حاکم جلد نمبر 5 روایت نمبر 6041

اب پڑھنے والے دیکھنے والے بتائیں کہ بغیر کوئی ایک روایت بھی پیش کیئے امام حاکمؒ کا یہ کہہ دینا کہ سیدنا علیؓ کا مولود کعبہ ہونا حد تواتر کو پہنچا

مولود کعبہ کون [پنجم]

ہوا ہے کوئی ثبوت پیش کرنے سے قاصر رہے
جبکہ یہ بات بھی ثابت ہے کہ امام حاکم کا آخری عمر میں ذہنی توازن بگڑ چکا تھا اور یہ کتاب اسی وقت لکھی گئی اور ان پر ایک زمانے تک شی۔۔۔عت غالب رہی تھی

امام سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وما وقع فی مستدرک الحاکم من ان علیا ولد فیھا ضعیف

کہ امام حاکمؒ کی یہ بات ضعیف ہے کہ حضرت علیؓ کعبہ میں پیدا ہوئے ہیں۔

تدریب الراوی للسیوطی صفحہ نمبر880

علامہ نوویؒ نے بھی امام حاکمؒ کے قول کو ضعیف قرار دیا ہے.

قالوا: "ولد حكيم بن حزامؓ في جوف الكعبة، ولا يعرف أحد ولد فيها غيره، وأما ماروي أن علي ابن أبي طالب رضي الله عنه ولد فيها؛ فضعيف عند. "العلماء

تھذیب الأسماء واللغات للنووي جلد نمبر 1 صفحہ نمبر166

دوسرے نمبر پر ملا علی قاری کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں

ملا علی قاریؒ نے شرح شفا میں امام حاکمؒ کا ہی قول نقل کیا ہے سیدنا علیؓ کے مولود کعبہ ہونے کا اور ساتھ وضاحت بھی فرمادی کہ حضرت حکیم بن حزامؓ ہی مولود کعبہ ہیں اور کوئی نہیں جانتا کہ ان کے علاوہ بھی کوئی مولود کعبہ ہے اور یہی مشہور ترین ہے:

حکیم بن حزامؓ ولد فی الکعبۃ ولا یعرف احد ولد فی الکعبۃ غیرہ علی الاشھر

شرح الشفاء للقاری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر159

مولود کعبہ کون [ششم]

تیسرے نمبر پر شاہ والی اللہ محدث دہلویؒ کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں
اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے بھی امام حاکمؒ کا ہی قول نقل کیا ہے
ازالۃ الخفاء: جلد نمبر 4 صفحہ نمبر406
اب جبکہ امام حاکمؒ نے ہی بلا دلیل یہ بات کہی تو امام حاکمؒ سے اس بات کو ذکر کرنے والوں کی بات کی کوئی اہمیت باقی نہ رہی یعنی ماخذ ہی بے بنیاد ہے۔
ان تینوں حوالوں میں جو ماخذ بیان کیا گیا ہیں اس ماخذ کی کوئی حیثیت نہیں ہے وہ کسی طور پر قابل قبول نہیں ہیں۔
اب جو روایت عام طور پر پیش کی جاتی ہے اسے ملاحظہ فرمائیں
الخوارزمی في کتابہ المناقب
وُلدَ علي علیہ السلام بمکۃ المشرفۃ بداخل البیت الحرام في یوم الجمعۃ الثالث عشر من شھر اللہ الأصم رجب الفرد سنۃ ثلاثین من عام الفیل قبل الھجرۃ بثلاث وعشرین سنۃ، وقیل بخمس وعشرین، وقبل المبعث باثنی عشرۃ سنۃ، وقیل بعشر سنین
ولم یولد في البیت الحرام قبلہ أحد سواہ
علی علیہ السلام کی ولادت باسعادت مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر خدا کے مہینے رجب کی تیرہ(13) تاریخ بروز جمعہ عام الفیل کے تیئیس سال اور کہا گیا ہے کہ پچیس سال بعد ہوئی اور کعبہ میں علی علیہ السلام سے پہلے کوئی پیدا نہ ہوا

مولود کعبہ کون [ہفتم]

الفصول المھمہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر170, 172

اسی فصول المھمہ سے زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس میں یہی روایت نقل کی گئی ہے اور اس بات کا بھی اضافہ کر دیا گیا ہے کہ فاطمہؓ بنت اسد جو کہ والدہ ہیں سیدنا علیؓ کی وہ بغرض طواف تشریف لائیں تو انہیں درد زہ اٹھا تو انہیں ابو طالب نے اشارہ کیا کعبہ میں داخل ہونے کا تو آپکی والدہ اندر تشریف لے گئیں وہیں آپ پیدا ہوئے

زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس صفحہ نمبر609

جبکہ فصول المھمہ میں اس بات کی کوئی سند ذکر نہیں کی گئی اور فصول المھمہ ایسی کتاب بھی نہیں کہ اس میں لکھی بات اہلسنت پر حجت ہو کیونکہ اس کتاب کی ابتدا ہی ایسے کلمات سے ہوتی ہے جو شی۔۔۔عوں کے ایک مخصوص عقیدے کو ظاہر کر ہی ہے، اور اس کے مصنف کو را۔۔۔ف۔۔۔ضیت کی طرف منسوب کیا گیا ہے

اس عبارت کو بھی اسکین میں ملاحظہ فرمائیں جو شی۔۔۔عوں کے عقیدے کو ظاہر کرتا ہے مثلاً ولایت کا ذکر کرنا اور مہدی منتظر کا ذکر اس جیسے اور عقیدے الفصول المھمہ کے مصنف نے بیان کیئے ہیں

الفصول المھمہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر72،71

اور اس کتاب الفصول المھمہ کی اس روایت کو علامہ شمس الدین السفیری ضعیف لکھتے ہیں

مولود کعبہ کون [ہشتم]

ملاحظہ فرمائیں

ومانقله في الفصول المهمة لبعض المالكية من أن سيدنا علي بن أبي طالب كرم وجهه والله ولدته أمة في جوف الكعبة، فهو ضعيف عند العلماء كما نقله النووي ولم يولد في جوف الكعبة سوى حكيم بن حزام دخلت أمه الكعبة وهي حامل فضرها المخاض، فأتيت بنطع فولدته في الكعبة، ولا يعرف ذلك لغيره.

اور جو بات الفصول المهمہ میں نقل کی گئی ہے بعض مالکیوں کی طرف سے کہ سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو انکی والدہ نے جنم دیا کعبہ کے اندر تو علماء کے نزدیک یہ بات کمزور ہے کہ حضرت علیؓ مولود کعبہ ہیں بلکہ مولود کعبہ صرف حضرت حکیم بن حزامؓ ہیں ان کے علاوہ کوئی مولود کعبہ نہیں ہے۔

المجالس الوعظیۃ فی شرح احادیث خیر البریۃ من صحیح الامام البخاری جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 161

الفصول المهمہ کے مصنف کو رو۔۔۔ا۔۔۔ فض میں شمار کیا گیا ہے اور اس کتاب میں بھی الفصول المهمہ کے مصنف "شیخ نورالدین علی بن محمد ابن صباغ المالکی المکی" کے شی۔۔۔ عی عقائد کو ذکر کیا گیا ہے

کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون: جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 1271

اس لئے یہ کتاب الفصول المهمہ بھی کسی طور پر قابل قبول نہیں اور اسی طرح اس کتاب الفصول المهمہ سے جس جس نے روایت لی ہے وہ بھی قابل قبول نہیں

مولود کعبہ کون [نہم]

اب جبکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ سیدنا علی سے متعلق مولود کعبہ ہونے والی روایات مستند نہیں تو انہی روایات میں موجود تاریخ پیدائش جو 13 رجب المرجب بیان کی گئی ہے وہ بھی ثابت نہیں

یہاں تک یہ بات بھی ثابت ہو چکی کہ مولود کعبہ صرف سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ مولود کعبہ نہیں ہیں بلکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جائے پیدائش کونسی جگہ ہے اس پر بھی چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مولود کعبہ سمجھنا ایسا کمزور گمان ہے جس کے ثبوت پر کوئی صحیح دلیل موجود نہیں ہے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے والد ابو طالب کے مکان شعب بنی ہاشم کے اندر پیدا ہوئے تھے جس مکان کو لوگ مولد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے نام سے یاد کیا کرتے تھے اور اس مکان کے دروازے پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی:

ھذا مولد امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب، یعنی یہ حضرت امیر المومنین علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کی ولادت گاہ ہے۔

اور اہل مکہ بھی اس پر بغیر اختلاف کے متفق تھے

سیدنا علیؓ کی جائے پیدائش خلیفہ بن خیاط صحیح سند کے ساتھ لکھتے ہیں کہ

ولد علی بمکۃ فی شعب بنی ھاشم

یعنی حضرت علیؓ کی ولادت مکہ میں شعب بنی ہاشم میں ہوئی۔

تاریخ خلیفہ بن خیاط صفحہ نمبر 199

مولود کعبہ کون [دہم]

ابن عساکرؒ صحیح سند کے ساتھ لکھتے ہیں کہ

ولد علی بمکۃ فی شعب بنی ھاشم

حضرت علیؓ کی ولادت مکہ میں شعب بنی ہاشم میں ہوئی۔

تاریخ دمشق کبیر : جلد نمبر 2 صفحہ 4 نمبر 575

مولود کعبہ صرف سیدنا حکیم بن حزامؓ ہیں اس پر چند مزید حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

امام مسلمؒ بن حجاج قشیری تحریر فرماتے ہیں۔

ولد حکیم ابن حزامؓ فی جوف الکعبہ ۔

ترجمہ : حضرت حکیم بن حزامؓ خانہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔

صحیح مسلم

کتاب البیوع باب الصدق فی البیع والبیان جلد نمبر 5 حدیث نمبر 3856

امام بدر الدین عینی حنفیؒ تحریر فرماتے ہیں :

حکیم بن حزامؓ ولد فی بطن الکعبۃ ۔

ترجمہ : حضرت حکیم بن حزامؓ خانہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد 13 صفحہ نمبر 142۔337

امام ابن حجر عسقلانی تحریر فرماتے ہیں

وحکی الزبیر بن بکار ان حکیما ولد فی جوف الکعبہ ۔

سیدنا زبیر بن بکار نے حکایۃ بیان کیا کہ حضرت حکیم بن حزامؓ کی ولادت

مولود کعبہ کون [یازدہم]

خانہ کعبہ کے اندر ہوئی

الاصابہ فی تمیز الصحابہ صفحہ نمبر337

ایسے سینکڑوں حوالے ہیں جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مولود کعبہ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ ہی ہیں اور ایسے مزید سینکڑوں حوالے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ 13 رجب المرجب سیدنا علی رضی اللہ عنہ تاریخ پیدائش نہیں ہے کیونکہ جس جگہ پر 13 رجب المرجب کا ذکر ہے وہیں پر سیدنا علی کے مولود کعبہ ہونے کا ذکر ہے جبکہ ماقبل میں یہ بات ثابت ہو چکی کہ سیدنا علی کے مولود کعبہ ہونے کی روایات ہر طرح سے باطل ہیں تو یقینی طور پر سیدنا علی کی تاریخ پیدائش 13 رجب المرجب نہیں بنتی ہے۔

مولود کعبہ کون [سکین]

6044 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، فَذَكَرَ نَسَبَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَوِلَادَتِهِ، وَأُمُّهُ فَاخِتَةُ بِنْتُ زُهَيْرِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى، وَكَانَتْ وَلَدَتْ حَكِيمًا فِي الْكَعْبَةِ وَهِيَ حَامِلٌ، فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ، وَهِيَ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ، فَوَلَدَتْ فِيهَا فَحُمِلَتْ فِي بَطْعٍ، وَغُسِلَ مَا كَانَ تَحْتَهَا مِنَ الثِّيَابِ عِنْدَ حَوْضِ زَمْزَمَ، وَلَمْ يُولَدْ قَبْلَهُ، وَلَا بَعْدَهُ فِي الْكَعْبَةِ أَحَدٌ قَالَ الْحَاكِمُ: وَهَمَ مُصْعَبٌ فِي الْحَرْفِ الْآخِرِ، فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ وَلَدَتْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ

✦✦مصعب بن عبداللہ نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا نسب بیان کرنے کے بعد فرمایا "ان کی والدہ فاختہ بنت زہیر بن اسد بن عبدالعزیٰ" ہیں۔ انہوں نے حکیم کو کعبہ میں جنم دیا۔ یہ حاملہ تھیں، کعبہ میں گئیں اور وہیں ان کو درد زہ شروع ہوگئی، اور حکیم کی پیدائش ہوگئی، چمڑے کے ایک قالین پر پیدائش کا عمل ہوا اور ان کے نیچے جو کپڑے تھے وہ زمزم کے کنویں پر

click on link for more books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لاکر رکھے گئے، نہ ان سے پہلے کوئی کعبہ میں پیدا ہوا نہ ان کے بعد۔

✦✦امام حاکم کہتے ہیں: مصعب کو اس حدیث کے آخر میں وہم ہوا ہے۔ کیونکہ اس بارے میں روایات صحت تک پہنچی ہوئی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت اسد نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کعبہ کے اندر جنم دیا۔

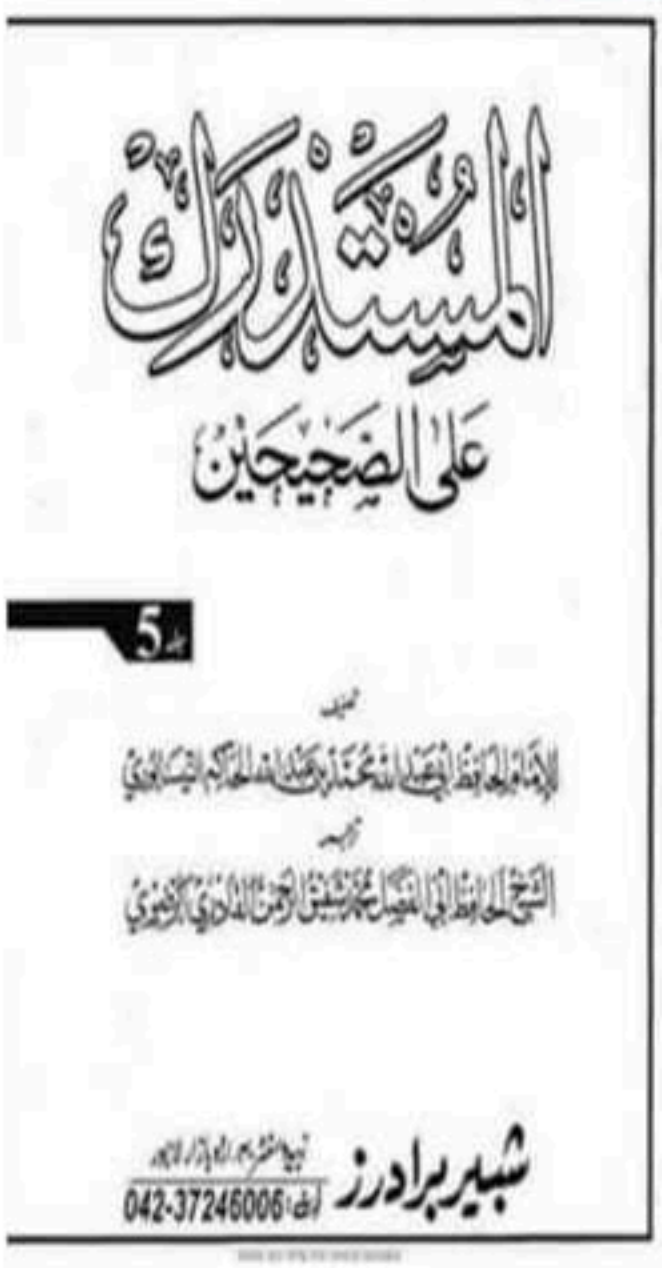

مولود کعبہ کون [سکین]

پیدا ہوئے۔

6041 - سَمِعْتُ أَبَا الْفَضْلِ الْحَسَنَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا أَحْمَدَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الْوَهَّابِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ خَتَّامٍ الْعَامِرِيَّ، يَقُولُ: وُلِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ، دَخَلَتْ أُمُّهُ الْكَعْبَةَ لَمَخَضَتْ فِيهَا فَوَلَدَتْ فِي الْبَيْتِ

++ علی بن خثام عامری فرماتے ہیں: حکیم بن حزام کعبہ کے اندر پیدا ہوئے، ان کی والدہ کعبہ کے اندر داخل ہوئیں، وہیں ان کو دردِ زہ ہوئی اور حکیم بن حزام پیدا ہو گئے۔

المستدرک علی الصحیحین
شبیر برادرز

الثالث : أصحاب المذاهب المتبوعة : سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ مَاتَ بِالْبَصْرَةِ سَنَةَ إِحْدَى وَسِتِّينَ وَمِائَةٍ ، مَوْلِدُهُ سَنَةَ سَبْعٍ وَتِسْعِينَ . مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ مَاتَ بِالْمَدِينَةِ

وقيل : عاش مائة وخمس عشرة .

وقد ذكر ابن منده في كتابه هذا جماعة عاشوا[1] مائة وعشرين ، و[2]لكن لم يعلم كون نصفها في الجاهلية ونصفها في الإسلام كعاصم بن عدي العجلاني ، مات سنة خمس وأربعين ، والمنتجع جد ناجية ، ونافع بن سليمان العبدي ، والفجاج العامري ، وسعد بن جنادة العوفي ، والد عطية .

وفاته عدي بن حاتم الطائي ، قال ابن سعد[3] : وخليفة توفي سنة ثمان وستين عن مائة وعشرين ، وقيل : سنة ستين ، وقيل : ست ، والنابغة الجعدي ، ووليد بن ربيعة ، وأوس بن مغراء السعدي . ذكر الثلاثة الصريفيني .

ونوفل بن معاوية ، ذكره ابن قتيبة ، وعبد الغني في الكمال .

[illegible] التابعين أبو عمرو الشيباني صاحب ابن مسعود ، و[illegible] ، وقد لخصت جزء ابن منده المذكور وزدت عليه ما فاته[4] .

الثاني : قال الزبير بن بكار : كان مولد حكيم في جوف الكعبة .

قال شيخ الإسلام : ولا يعرف ذلك لغيره ، وما وقع في مستدرك الحاكم من أن علياً ولد فيها ضعيف .

(الثالث) : في وفيات (أصحاب المذاهب المتبوعة) .

أبو عبد الله (سفيان) ابن سعيد (الثوري) كان له مقلدون إلى بعد الخمسمائة ، (مات بالبصرة سنة إحدى وستين ومائة) .

(١) لا يوجد في ح .
(٢) ح ، ف بدون الواو .
(٣) الطبقات الكبرى (٣٢٢/١) ، (١٦٤/٢) .
(٤) انظر : « ربع القرن فيمن عاش من الصحابة مائة وعشرين » ، والذين لم يذكرهم هنا هم : =

تدريب الراوي
في شرح تقريب النواوي

تأليف
الحافظ جلال الدين السيوطي
رحمه الله
٨٤٩ - ٩١١هـ

حققه
أبو قتيبة نظر محمد الفاريابي

طبعة منقحة ومنقحة

الجزء الأول

مكتبة الكوثر

مولود کعبه کون [سکین]

الثالث : أصحاب المذاهب المتبوعة : سفيان الثوري مات بالبصرة سنة إحدى وستين ومائة ، مولده سنة سبع وتسعين . مالك بن أنس مات بالمدينة

وقيل : عاش مائة وخمس عشرة .

وقد ذكر ابن منده في كتابه هذا جماعة عاشوا[1] مائة وعشرين ، و[1]لكن لم يعلم كون نصفها في الجاهلية ونصفها في الإسلام كعاصم بن عدي العجلاني ، مات سنة خمس وأربعين ، والمنتجع جد ناجية ، ونافع بن سليمان العبدي ، والنجلاج العامري ، وسعد بن جنادة العوفي ، والد عطية .

وفاته عدي بن حاتم الطائي ، قال ابن سعد[2] : وخليفة توفي سنة ثمان وستين عن مائة وعشرين ، وقيل : سنة ستين ، وقيل : [illegible] ، والنابغة الجعدي ، وليد بن ربيعة ، وأوس بن مغراء السعدي . ذكر الثلاثة الصريفيني .

ونوفل بن معاوية ، ذكره ابن قتيبة ، وعبد الغني في الكمال .

[illegible] التابعين أبو عمرو الشيباني صاحب ابن مسعود ، و[illegible] وقد لخصت جزء ابن منده المذكور وزدت عليه ما فاته[1] .

الثاني : قال الزبير بن بكار : كان مولد حكيم في جوف الكعبة .

قال شيخ الإسلام : ولا يعرف ذلك لغيره ، وما وقع في مستدرك الحاكم من أن علياً ولد فيها ضعيف .

(الثالث) : في وفيات (أصحاب المذاهب المتبوعة) .

أبو عبد الله (سفيان) ابن سعيد (الثوري) كان له مقلدون إلى بعد الخمسمائة ، (مات بالبصرة سنة إحدى وستين ومائة) .

(١) لا يوجد في ح .
(٢) ح ، ف بدون الواو .
(٣) الطبقات الكبرى (١/٣٢٢) ، (٢/١٦٤) .
(٤) أي : « ربع السبعين فيمن عاش من الصحابة مائة وعشرين » ، والذين تم بذكرهم هنا هم :-

الحديث الذي في المهذب وهو حديث حسن . رويناه في سنن أبي داود بإسناد صحيح أو حسن عن شعيب بن رزيق قال جلست إلى رجل له صحبة من رسول الله ﷺ يقال له الحكم بن حزن الكلفي فقال « وفدت على رسول الله ﷺ سابع سبعة أو تاسع تسعة فدخلنا فقلنا يا رسول الله زرناك فادع الله لنا بخير فأمر بنا أو أمر لنا بشيء من التمر فأقمنا بها أياما شهدنا فيها الجمعة مع رسول الله ﷺ فقام متوكئا على عصى أو قوس فحمد الله وأثنى عليه كلمات خفيفات طيبات مباركات ثم قال أيها الناس أنكم لن تطيقوا أو لن تفعلوا كل ما أمرتم به ولكن سددوا وأبشروا » قال أبو داود تبتني في شيء منه بعض أصحابنا. ورويناه في مسند أبي يعلى الموصلي بحذف كلام أبي داود رحمه الله .

١٢٧ ﴿حكيم﴾ بفتح الحاء وبالياء بن حزام بالزاي تكرر في المختصر والمهذب هو أبو خالد حكيم بن حزام بن خويلد بن أسد بن عبد العزى بن قصي بن كلاب القرشي الأسدي المكي أسلم يوم فتح مكة سنة ثمان من الهجرة وكان شهد بدراً مع الكفار وكان إذا اجتهد في يمينه قال والذي نجاني أن أكون قتيلا يوم بدر ولد [illegible] عام الفيل بثلاث عشرة سنة على الأشهر وعاش ستين سنة في الجاهلية وستين في الإسلام [illegible] وأما ما روي أن علي بن أبي طالب رضي الله عنه ولد فيها فضعيف عند العلماء. وفي حكيم [illegible] وخمسين . روى عنه سعيد بن [illegible] وعروة بن الزبير وعبد الله بن [illegible] وموسى بن طلحة وابنه حزام بن حكيم وصفوان ابن محمد والمطلب بن حنطب ويوسف بن ماهك بفتح الهاء ومحمد بن سيرين وكان حكيم من أشراف قريش ووجوهها في الجاهلية والإسلام وأعطاه النبي ﷺ يوم حنين مائة بعير ولم يصنع من المعروف شيئاً في الجاهلية الأصنع

تدريب الراوي

في

شرح تقريب النواوي

تأليف

الحافظ جلال الدين السيوطي

رحمه الله

٨٤٩ - ٩١١ هـ

حققه

أبو قتيبة نظر محمد الفاريابي

طبعة منقحة ومنقحة

الجزء الأول

مكتبة الكوثر

تهذيب الأسماء واللغات

للإمام العلامة الفقيه الحافظ

أبي زكريا محيي الدين بن شرف النووي

(المتوفى سنة ٦٧٦ هجرية)

الجزء الأول من القسم الأول

قوبل على غير نسخة

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة العلماء بمساعدة

إدارة الطباعة المنيرية

يطلب من

دار الكتب العلمية

مولود کعبہ کون [سکین]

شرح الشفا

للقاضي عياض

شرحه

الملا علي القاري الهروي الحنفي

المتوفى سنة ١٠١٤هـ

ضبطه وصححه

عبد الله محمد الخليلي

الجزء الأول

منشورات

محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقاً وخلقاً ١٥٩

تعالى عليه وسلم واسمه هند شهد بدراً وقتل مع علي كرم الله وجهه يوم الجمل، (وأبي جُحَيفة) بضم جيم وفتح حاء، (وجابر بن سَمُرَة) بفتح فضم (وأم مَعْبَد) بفتح الميم والموحدة عاتكة بنت خالد وهي التي نزل عليها النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حين هاجر إلى المدينة وكان منزلها بقديد مصغراً (وابن عَبَّاس) رضي الله تعالى عنهما أي عبد الله (ومَعْرُض بن مُعَيْقِيب) بكسر الراء المكسورة المصغر في معيقيب وقال التلمساني معرض بكسر الميم وفتح الراء وهو غلط للأصول الصحيحة وللحواشي المصرحة. (وأبي السَّمَّال) مصغراً واسمه عامر بن [illegible] مات بمكة وهو آخر من مات من الصحابة في الدنيا شيخ الشافعي (وأبي الطُّفَيل بن خالد) بضم وتشديد [illegible] (وحَزيم بن فاتك) بكسر وتصغير حزيم بالحاء المعجمة [illegible] (وحَكيم بن جزام) بكسر الحاء وبالزاء ولد في الكعبة قبل عام الفيل بثلاث عشرة سنة ولا يعرف أحد ولد في الكعبة غيره على الأشهر وفي مستدرك الحاكم أن علي بن أبي طالب كرم الله وجهه ولد أيضاً في داخل الكعبة عاش مائة وعشرين سنة ستين في الجاهلية وستين في الإسلام ورؤي له أنه حج في الإسلام أحدى مائة حجة مجللة بالحبر وأهدى ألف شاة وراقد وأعتق مائة وصيف يعرفات في أعناقهم أطواق الفضة منقوش عليها عتقاء الله (وغيرهم) أي رجال حديث غيرهم (رضي الله عنهم من النبي صلى الله تعالى عليه وسلم: كان أزهر اللون) أي أبيض أو أحمر ومنه زهرة الحياة الدنيا أو أبيضه لحديث أبيض مشرب حمرة وهو أفضل ألوان البياض ومعنى قوله ليس بالأبيض الأمهق ولا بالآدم بل هو أزهر وهو بين البياض والحمرة وقيل معنى أزهر ما فابل السمرة وأبيض ما سواه ويدفه قول عائشة رضي الله تعالى عنها كنت أدخل الخيط في الإبرة حال الظلمة لبياض رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ومنه قول أبي طالب في مدحه عليه الصلاة والسلام

وأبيض يستسقى الغمام بوجهه ثمال اليتامى عصمة للأرامل

(الفَغِر) أي شديد سواد الحدقة (أَجْل) بالجيم أي ذا تجل بفتحتين وهو سعة شق العين مع حسنها (أَشْكَل) في بياض عينه يسير حمرة ووهم سماك بن حرب فقسره في مسلم بأنه طويل شق العين (أَهْدَب الأشفار) أي كثير شعر حروف أجفان عينه وهو الهدب جمع شفر بضم وفتح وهو شعير حرف العين وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما مرفوعاً أن الله تعالى لا يعذب حسان الوجوه سود الحدق يعني من المسلمين قال التلمساني والظاهر أنه لا يعذبهم يعني الكافرين وهم في تلك الصورة بل يسود وجوههم ويزرق أعينهم كما يدل عليه قوله تعالى ﴿يوم تبيض وجوه وتسود وجوه﴾ وقوله ﴿ونحشر المجرمين يومئذ زرقا﴾ (أَبْلَج) بالموحدة والجيم أي أبلج الوجه وهو مشرقه ولم يرد أبلج الحاجبين أي نفي ما بينهما لحديث ثم معبد في دلائل البيهقي وغيره أنها وصفته بأنه أبلج الوجه أقرن أي

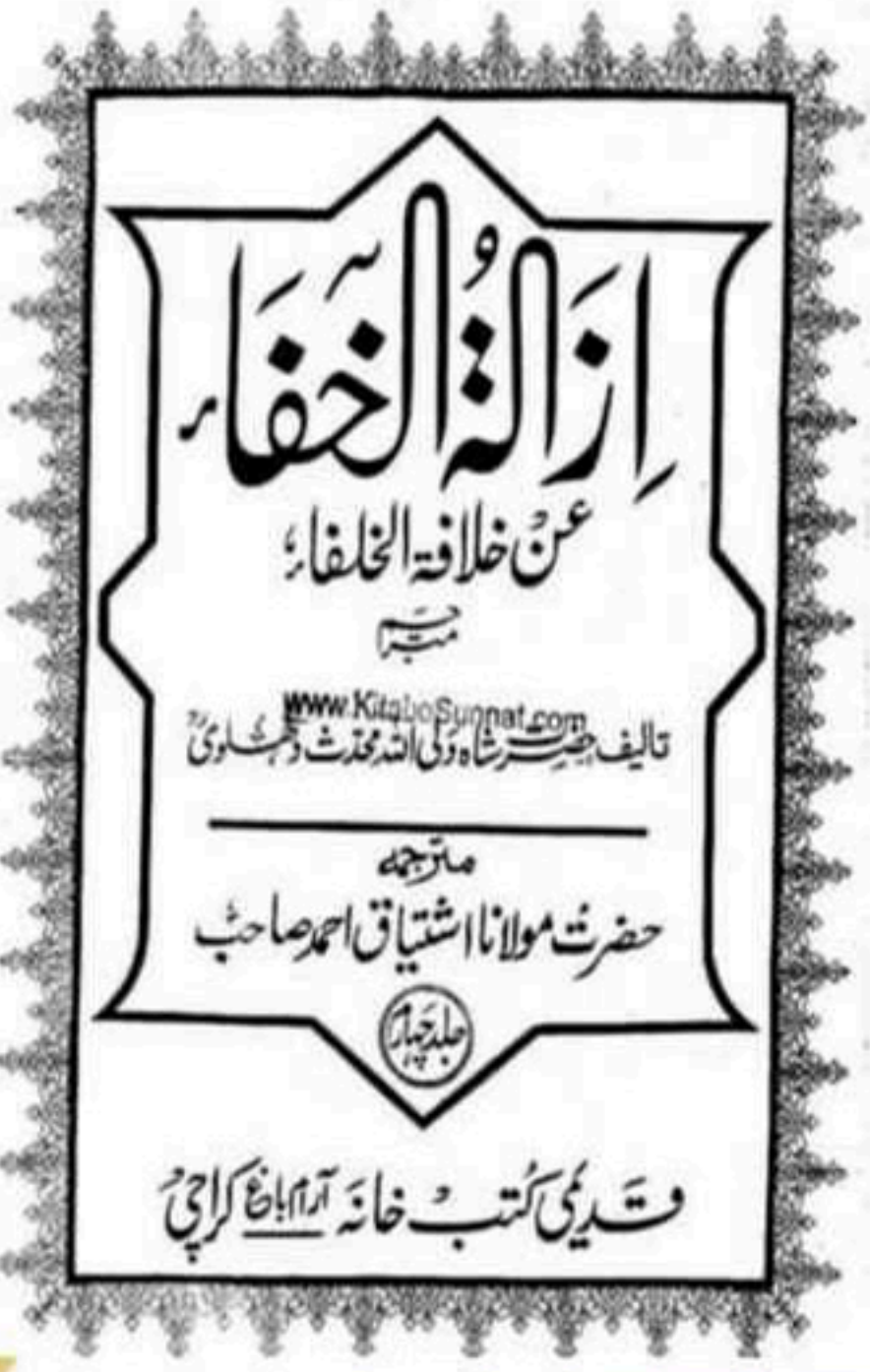

مولود کعبه کون [سکین]

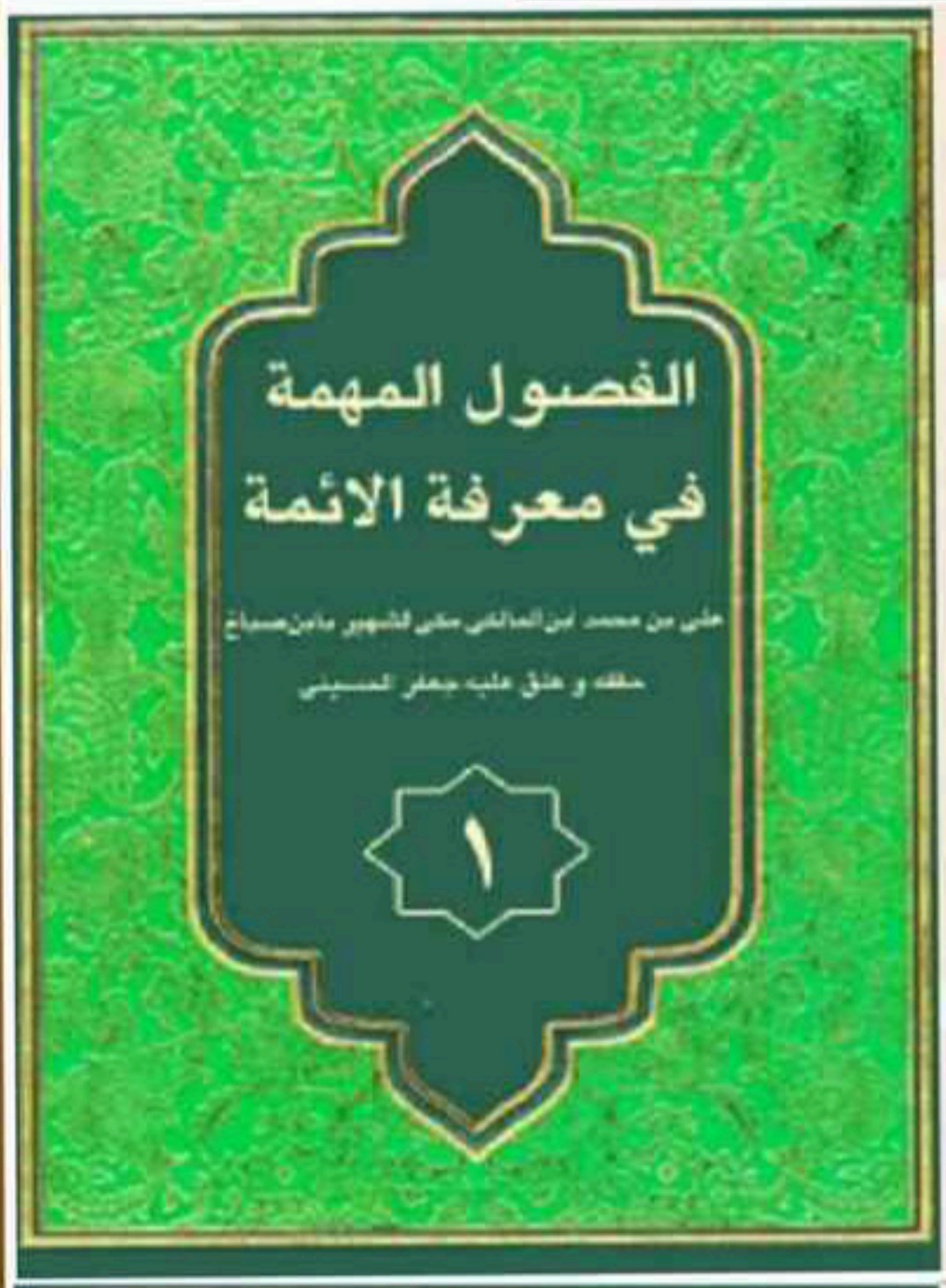

ر المؤمنين علي بن أبي طالب كرم الله وجهه / اشاره

المؤيد موفق بن أحمد

.

صفحه۱۷۰

ص: ۱۷۱

الخوارزمي في كتابه المناقب [۱] . وُلِدَ عليٌّ [۲] عليه السلام بمكة المشرفة بداخل [۳] البيت الحرام في يوم الجمعة الثالث عشر من شهر الله الأصمّ رجب الفرد سنة ثلاثين من عام الفيل قبل الهجرة بثلاث وعشرين سنة، وقيل بخمس وعشرين ۴، وقيل المبعث باثني عشرة

.

صفحه۱۷۱

ص: ۱۷۲

الصفحة ۱۷۰/۶۷۲

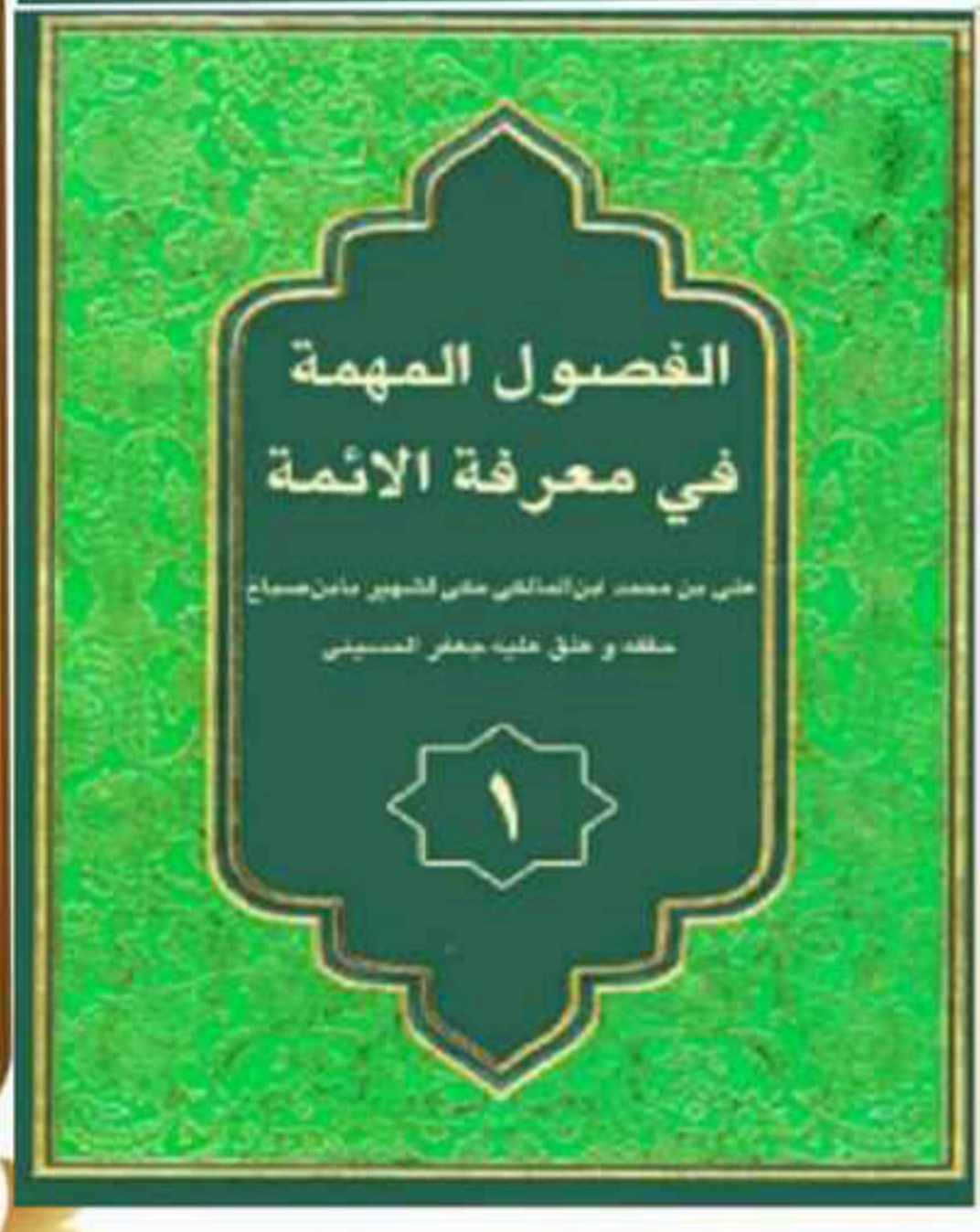

ر المؤمنين علي بن أبي طالب كرم الله وجهه / اشاره

سنة ۱، وقيل بعشر سنين [۱] . ولم يولد في البيت الحرام قبله أحد سواه، وهي فضيلة خصّه الله تعالى بها إجلالاً له وإعلاءً لمرتبته وإظهارا لتكرمته. وكان علي رضى الله عنه هاشميا من هاشميين وأول من ولده هاشم مرتين ۳.

.

صفحه۱۷۲

ص: ۱۷۳

ومن كتاب المناقب لأبي المعالي [۱] الفقيه المالكي روى خبرا يرفعه إلى علي بن الحسين [۲] رضى الله عنهما أنه قال: كنا عند الحسين رضى الله عنه في بعض الأيام وإذا بنسوة مجتمعين فأقبلت امرأة منهن علينا فقلت لها: من أنت يرحمك الله؟ قالت: أنا زبدة [۳] ابنة العجلان من بني ساعدة، فقلت لها: هل عندك

الصفحة ۱۷۲/۶۷۲

مولود کعبہ کون [سکین]

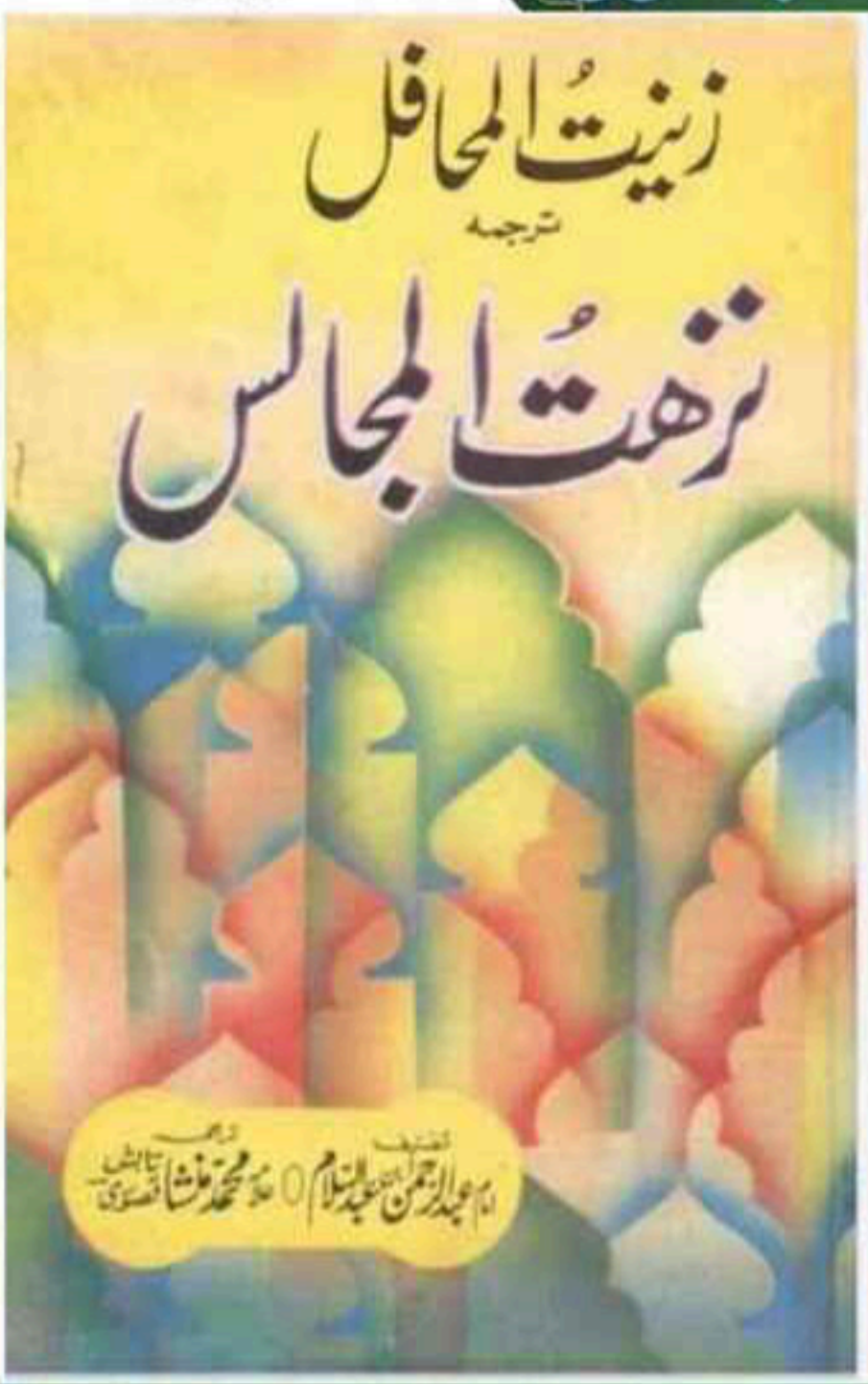

۶۵۹

کا بیان ہے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب سے اس امت میں کسی بھی فرد نے پہلے عبادت کی ہو میں اس سے پانچ سال قبل اللہ تعالیٰ کی عبادت سے مشرف ہو چکا ہوں۔

مولود کعبہ : ابوالحسن مالکی رحمہ اللہ علیہ اپنی تصنیف الفصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکم مادر سے بیت کعبہ میں متولد ہوئے اور اس فضیلت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص فرمایا۔ تفصیل قدرے یوں ہے حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا بغرض طواف بیت اللہ شریف آئیں وہی درد زہ کا آغاز ہوا حضرت ابوطالب نے انہیں کعبہ میں داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ آپ جب اندر چلی گئیں تو وہی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ متولد ہوئے۔ عام الفیل کے 23 سال بعد ۱۵ رجب المرجب جمعہ المبارک کے دن آپ پیدا ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عقد مبارک فرمائے تین سال گزر چکے تھے حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلی ہاشمیہ خاتون ہیں جن کے ہاں ہاشمی فرزند پیدا ہوا آپ اسلام کے زیور سے آراستہ ہوئیں اور ہجرت کا شرف بھی حاصل ہوا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں ہی ان کا وصال ہو گیا تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی قبر مبارک میں اترے تھے۔

علامہ محب طبری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں دو شنبہ کو آپ نے اپنی بعثت کا اعلان فرمایا اور سہ شنبہ کے دن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کی زینت بن گئے آپ کے والد ابوطالب کہا کرتے بیٹا اپنے چچا کے بیٹے کی پیروی اختیار کرو کیونکہ وہ سوائے اچھائی و بھلائی کے اور کوئی حکم نہیں دیتے لیکن میں اپنے آباؤاجداد کے دین پر ہی رہوں گا۔

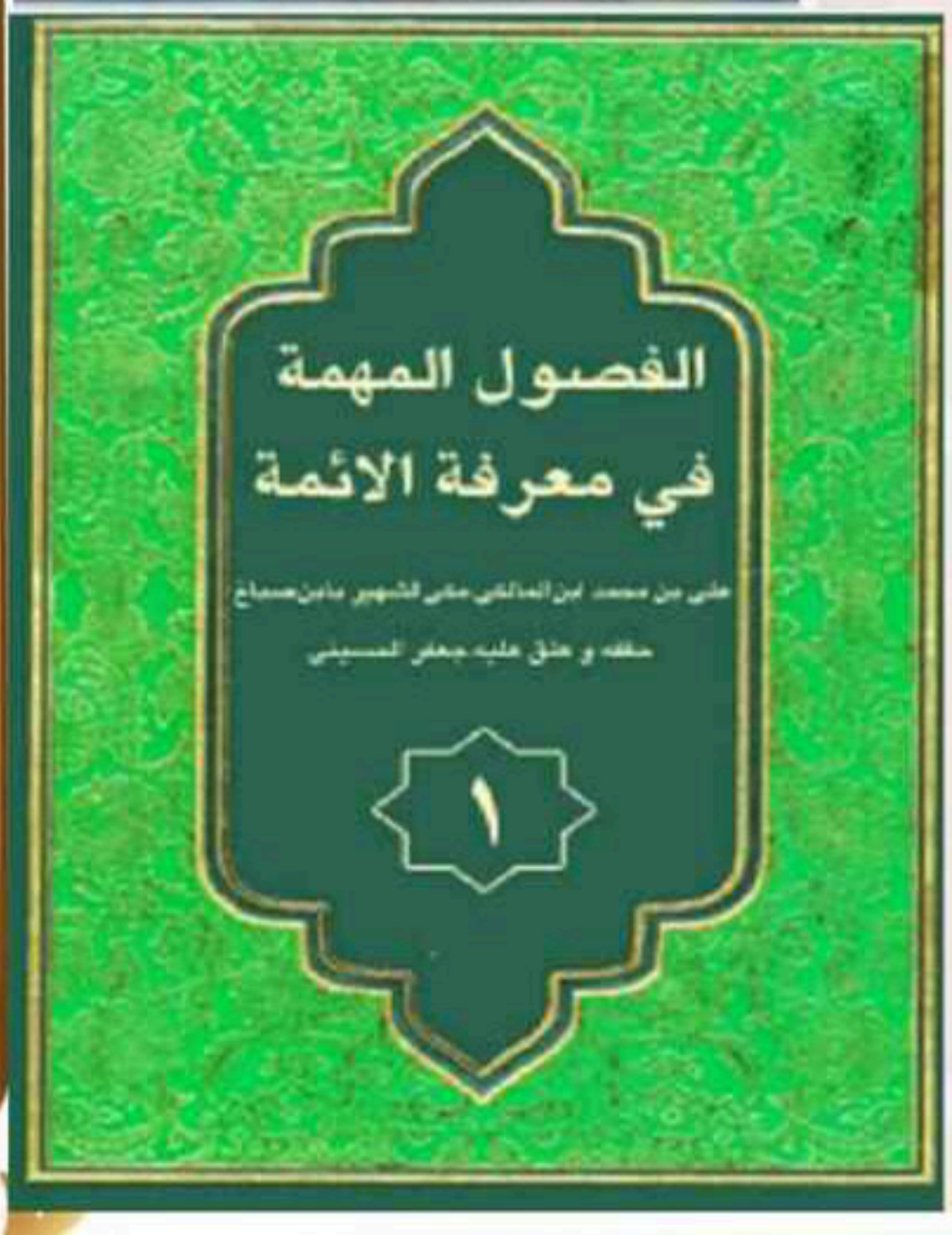

الفصول المهمة في معرفة الائمة / مقدمة المؤلف / اشاره

اشاره

مقدمة المؤلفالحمد لله الّذي جعل من صلاح هذه الأمّة نصب الإمام العادل١،

صفحه۷۱

ص: ۷۲

وأعلى [١] ذكر من اختاره لولايتها، فهو عليٌّ في العاجل والآجل، أحمدهُ في البكر [٢] والأصائل، وأصلّي على نبيّه محمدٍ صلى الله عليه و آله سيّد الأواخر والأوائل، المختار من الصفوة والأطايب، والحال من صميم العرب في أعلى الذوائب، من هجرة [٣] مزة بن كعب بن لؤي بن غالب ٣،

صفحه۷۲

الصفحة ۷۱/۸۷۴

مولود کعبه کون [سکین]

الأئمة الاثني عشر الّذين أوّلهم أمير المؤمنين عليّ المرتضى، وآخرهم المهديّ المنتظر، يتضمّن شيئا من ذكر مناقبهم الشريفة، ومراتبهم العالية المنيفة، ومعرفة أسمائهم، وصفاتهم، وآبائهم، وأمّهاتهم، ومواليدهم ووفاتهم، وذكر مدّة أعمارهم، وأسماء حجّابهم وشعرائهم، خاليا عن الإسهاب المملّ والاختصار [١] المخلّ، احترازا عن الإكثار المسئم، إلى الإيجاز [٢] المفهم. ولن يعرف شرفه إلاّ من وقف عليه فعرفه من عرفه. وعقدتُ لكلّ إمام منهم فصلاً، يشتمل كلّ فصلٍ على ثلاثة فصول: الأوّل منها في عدّة فصول: الفصل الأوّل منها: في ذكر بحر الخضمّ الأطمّ [٣]، والطود الأشمّ [٤]، أخي الرسول ﷺ.

صفحه٧٨

الصفحة ٧٨/٢٧٢

المجلس الرابع والثلاثون

في الكلام على حديث: «لا تكذبوا علي فإنه من كذب علي»
وفيه ذكر شيء من فضل سيدنا علي ﷺ

قال البخاري:

باب إثم من كذب على النبي ﷺ

«حدثنا عليُّ بنُ الجَعْدِ قالَ أخبرنا شُعْبَةُ قالَ أخبرني منصورٌ قالَ سمِعْتُ ربعيَّ ابنَ حِراشٍ...»

وربعي بن حراش تابعي ثقة كوفي عابد ورع، وكان أعور، ويقال: من فضائله أنه لم يكذب قط، وكان له ابنان عاصيان على الحجاج فقيل للحجاج: إن أباهما لم يكذب كذبة قط، لو أرسلت إليه وسألته عنهما فأرسل إليه عنهما فقال: أين ابناك؟ فقال: هما في البيت. قال: قد عفونا عنهما بصدقك.

ومن فضائله: أنه حلف لا يضحك حتى يعلم أين مصيره إلى الجنة والنار، فما ضحك إلا بعد الموت.

وكان له أخوان أحدهما يقال له: مسعود، وهو الذي تكلم بعد الموت، والآخر ربيع وهو أيضاً: حلف أن لا يضحك حتى يعرف أهو في الجنة أم النار، فقال غاسله: إنه لم يزل بعد موته متبسماً على سريره حتى قرضا.

قال ابن المديني: لم يرو عن أخيه مسعود شيء إلا كلامه بعد الموت.

وربعي: منسوب إلى الربيع، أدرك علياً وحدث عنه، وكانت وفاته في خلافة عمر بن عبد العزيز.

«قال سمعت ربعي بن حراش يقول: سمعت علياً ﷺ»

هذا هو أمير المؤمنين علي بن أبي طالب كرم الله وجهه ورضي الله عنه تجتمع مع رسول الله ﷺ في عبد المطلب الجد الأعلى، ينسب إلى هاشم فيقال: القرشي الهاشمي، ابن عم رسول الله ﷺ وكان ابن عم رسول الله لأبويه، ولم يزل معه في الجاهلية والإسلام علياً، ويكنى أبا الحسن وأبا تراب كناه رسول الله ﷺ وكان أحب أسمائه إليه.

وما نقله في الفصول المهمة لبعض المالكية من أن سيدنا علي بن أبي طالب كرم الله وجهه ورضي الله عنه ولدته أمه في جوف الكعبة، فهو ضعيف عند العلماء، كما نقله النووي ولم يولد في جوف الكعبة سوى حكيم بن حزام دخلت أمه الكعبة وهي حامل، فضربها المخاض، فأتيت بطنع فولدته في الكعبة، ولا يعرف ذلك لغيره.

المجالس الوعظية
في
شرح أحاديث خير البرية ﷺ
من صحيح الإمام البخاري

تأليف
الإمام العلامة شمس الدين محمد بن عبد الرحمن بن أحمد
السفيري الشافعي
المتوفى سنة

عنايته وخرج أحاديثه
أحمد فتحي عبد الرحمن

الجزء الثاني

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

مولود کعبه کون [سکین]

آخر كتابه وفرغ منه فى اواخر شعبان سنة ٦٥٩ احدى وخمسين وستمائة .

الفصول فى الاصول — له فصول الاصول كما مر .

فصول الشيخ ركن الدين علاء الدولة احمد السمناني المتوفى سنة ...

الفصول فى اعتقاد الائمة الفحول — لابى الحسن الامام محمد بن عبدالملك الكرجى المتوفى سنة ٣٧٠ اثنين وثلاثين وخمسمائة .

الفصول فى ... — للامام نورالدين عبدالوهاب .

الفصول فى علم الاصول — لابى المؤيد موفق بن احمد الخاسى الخوارزمى الحنفى المتوفى سنة ٦٣٤ اربع وثلاثين وستمائة ولطاهر بن احمد الجيلى المتوفى سنة ... ولابن طبل .

الفصول فى معرفة الاصول — فى النحو لابى البركات عبدالرحمن بن محمد كمال الدين الانبارى النحوى المتوفى سنة ٥٧٧ سبع وسبعين وخمسمائة ذكر فيها اوضاع الاصول المشابهة لاصول الفقه .

فصول القرطبي — فى الطب .

الفصول المائة —

فصول معرفة التلبيس واصول التمييز بين التصوف والتدليس — لمولانا محمد بن ادريس الخجوانى المتوفى سنة ... اولها الحمد لله الذى جعل الشريعة مقتاحا لكل غلبة الخ .

الفصول المهمة فى معرفة الائمة وفضلهم ومعرفة اولادهم وتسلهم — للشيخ نورالدين على بن محمد ابن الصباغ المالكى المكى (المتوفى سنة ٨٥٥ خمس وخمسين وثمانمائة) واراد الائمة الاثنى عشر الذين اولهم على بن ابى طالب رضى الله تعالى عنه وآخرهم الامام المهدى المنتظر وعقد لكل منهم فصلا وفى الائمة الثلاثة الاول فصول ايضا وقد نسب بعضهم المصنف فى ذلك الى التزيد كما ذكره فى خطبته اوله الحمد لله الذى جعل من صلاح هذه الامة نصب الامام العادل الخ :

الفصول المهمة فى مواريث الامة — للشيخ شهاب الدين

حدثنا علي عن عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن الحسن أن عليًا أسلم وهو ابن خمس عشرة .

حدثني حاتم بن مسلم عن من أخبره عن الشعبي قال : قتل علي وهو ابن ثمان وخمسين سنة .

حدثنا يحيى عن عبد العزيز بن عمران عن محمد بن عبد الله المؤمل المخزومي قال : ولد علي بمكة في شعب بني هاشم ، وقتل بالكوفة وصلى عليه الحسن ابنه .

(بيعة الحسن بن علي)

كانت ولاية علي أربع سنين وتسعة أشهر وستة أيام ، ويقال : ثلاثة أيام ويقال : أربعة عشر يومًا ، ثم بويع الحسن بن علي بن أبي طالب وأمه فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم .

وفيها ولد علي بن عبد الله بن عباس ليلة قتل علي بن أبي طالب في صبيحتها . وفيها مات الأشعث بن قيس ،[1] وعقيب بن أبي فاطمة ، وأقام الحج المغيرة بن شعبة .

تسمية عمال علي بن أبي طالب

عراقان : وجّه إليها عون بن جعدة المخزومي فردّوه ، فبعث عليه بن قرّة التميمي .

سجستان : خرج حسكة بن عتاب الحبطي وعمران بن الفضيل البرجمي في عمالهما من الحرب عند انقضاء الجمل ، فأقرّا زياد فأصابوا نساء وغنائم ، فخاصمهم صاحب زرنج فغلبوها ، فبعث علي عبد الرحمن بن جزء الطائي فقتله حسكة ، فكتب علي إلى ابن عباس أن وجّه رجلًا إلى سجستان ، فوجّه ربعي بن كأس العنبري فظهر على حسكة وعمران ، وأقام حتى قتل علي وبويع معاوية .

(١) الاستيعاب : ترجمة رقم ٢٥٩ .

المجلد الثاني

من كتاب

كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون

للعالم الفاضل الأديب

والمؤرخ الكامل الأريب مصطفى بن

عبد الله الشهير بحاجي خليفة وبكاتب

جلبي رحمه الله تعالى آمين .

التي بتصحيحه وطبعه على نسخة المؤلف مجردًا عن الزيادات واللواحق من بعده

وتعليق حواشيه ترتيب الذيول عليه وطبعها العبدان الفقيران

الى الله الغني محمد شرف الدين بالتقايا المدرسين

بجامعة استنبول للحكمية والمعارف بتلك الكليوز

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

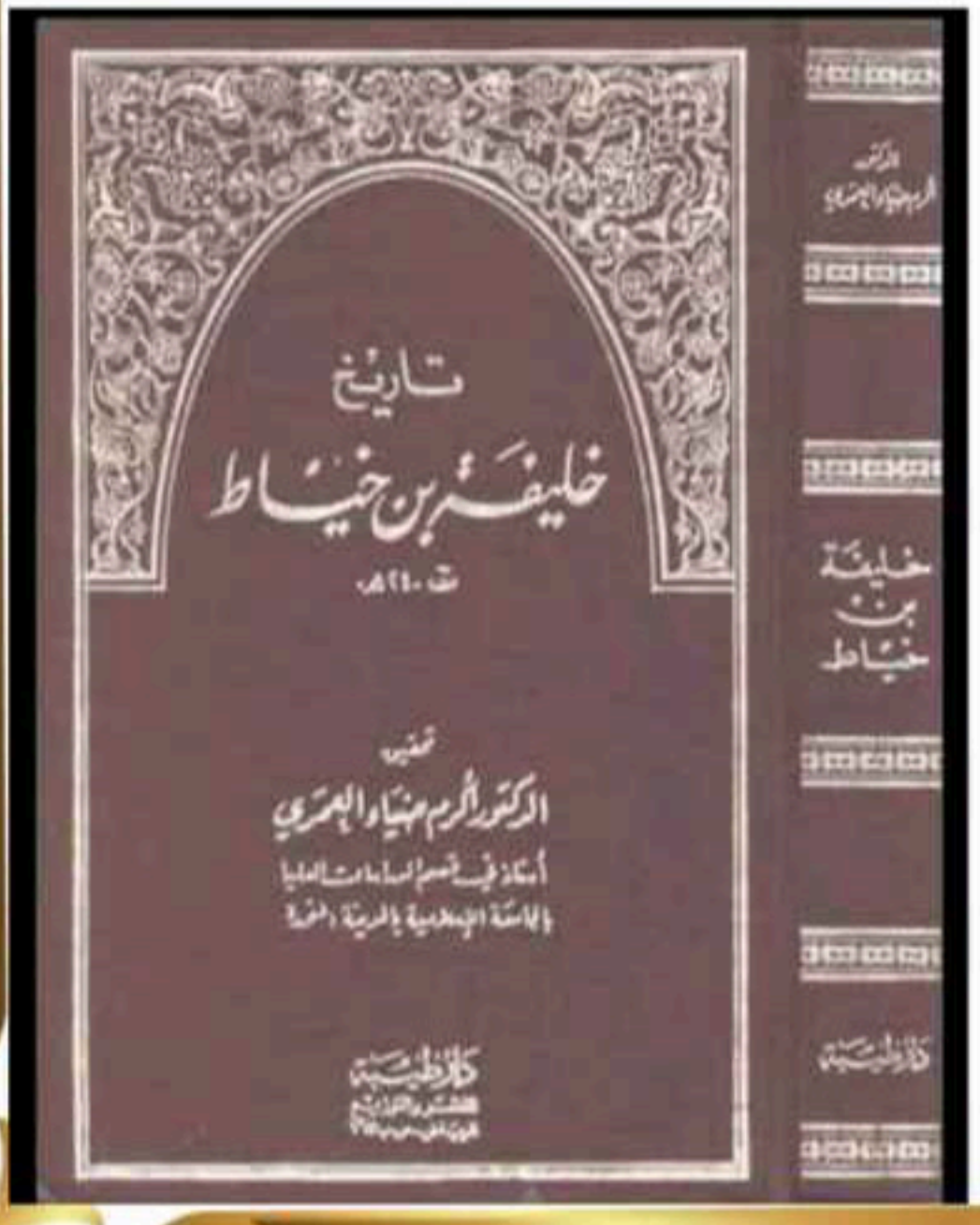

مولود کعبہ کون [سکین]

تاريخ
مدينة دمشق
وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز
بنواحيها من وارديها وأهلها
تصنيف
الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي
المعروف بابن عساكر
٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ
دراسة وتحقيق
محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي
الجزء الثاني والأربعون
علي بن أبي طالب رضي الله عنه
دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

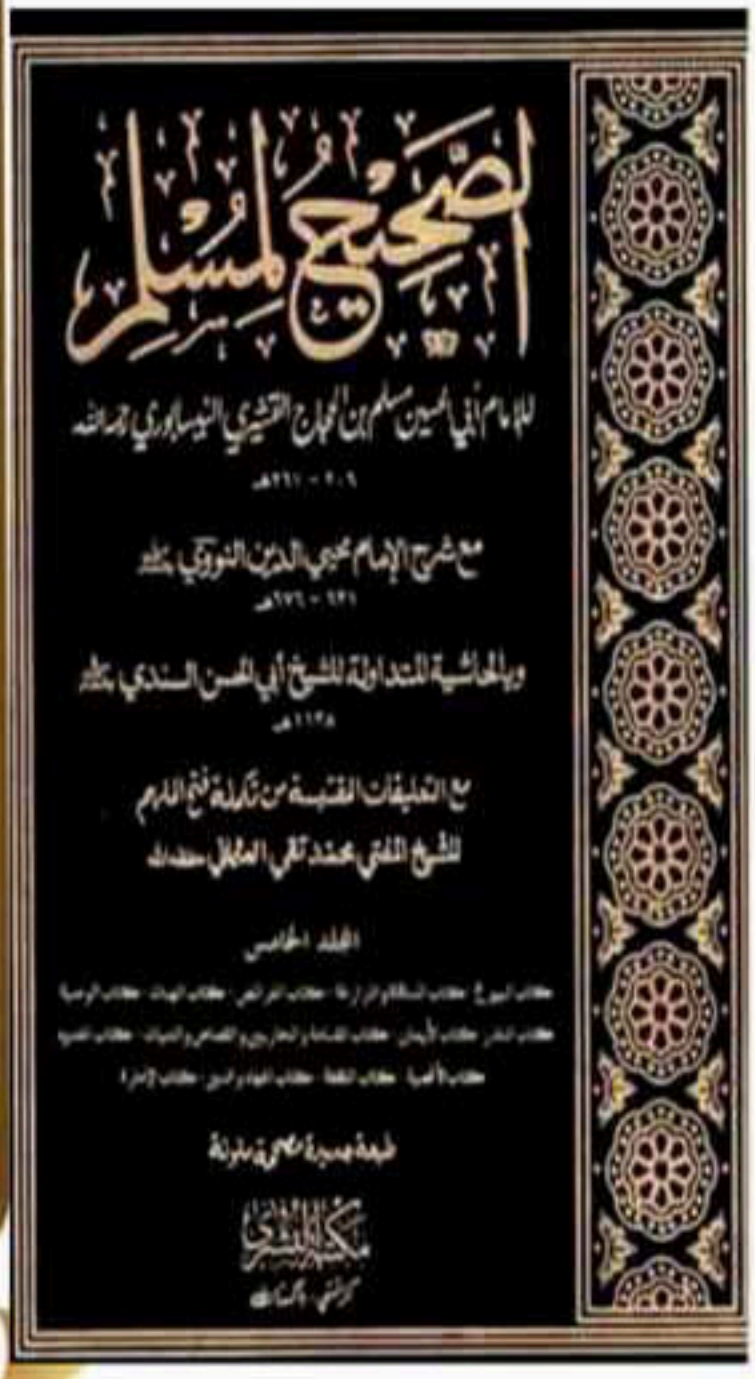
الصحيح المسلم
للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري رحمه الله
٢٠٦ - ٢٦١ هـ
مع شرح الإمام محيي الدين النووي رحمه الله
٦٣١ - ٦٧٦ هـ
وبالحاشية المتداولة للشيخ أبي الحسن السندي رحمه الله
١١٣٨ هـ
مع التعليقات المفيدة من تكملة فتح الملهم
للشيخ المفتي محمد تقي العثماني حفظه الله
المجلد الخامس
كتاب البيوع - كتاب المساقاة والمزارعة - كتاب الفرائض - كتاب الهبات - كتاب الوصية
كتاب النذر - كتاب الأيمان - كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات - كتاب الحدود
كتاب الأقضية - كتاب الحقوق - كتاب الجهاد والسير - كتاب الإمارة
طبعة جديدة منقحة ومزيدة
مكتبة البشرى
كراتشي - باكستان

علي بن أبي طالب ٣٣٣

وستون سنة، قال: وكان علي، وطلحة، والزبير في سن واحد.

أخبرنا أبو القاسم بن السمرقندي، أنا أبو الحسين بن الفضل، أنا عيسى بن علي، أنا عبد الله بن محمد، نا علي بن الجعد، أخبرني حماد بن سلمة، عن سعيد بن جمهان[1]، عن سفينة قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «الخلافة بعدي ثلاثون سنة»[2] (٢٠٠٧٢).

فقال لي: أمسك. يعني سفينة. القائل لسعيد بن جمهان أمسك. فذكر خلافة علي ستاً.

كذا قال في هذا الحديث، ولم يبلغ في الخلافة ست سنين.

أخبرنا أبو الحسن علي بن المسلم الفقيه الشافعي، وعلي بن زيد المؤدب، قالا: أنا نصر بن إبراهيم الزاهد، زاد الفقيه: وعبد الله بن عبد الرزاق قالا: أنا أبو الحسن بن عوف، أنا أبو علي بن نبهان، أنا أبو بكر بن خريم[3]، نا هشام بن عمار، نا الهيثم بن عمران قال: قال لعلي: أهل العراق، ومكة، والمدينة، واليمن، فمكث رحمه الله خمس سنين، وقتله ابن ملجم.

أخبرنا أبو القاسم بن السمرقندي، أنا أبو بكر بن الطبري، أنا أبو الحسين بن الفضل، أنا عبد الله بن جعفر، نا يعقوب قال: وقتل عثمان في ذي الحجة سنة خمس وثلاثين، وبويع علي بن أبي طالب، وقتل علي بن أبي طالب على رأس خمس سنين من مقتل عثمان بن عفان، وبايع الناس لمعاوية بن أبي سفيان.

أخبرنا أبو غالب محمد بن الحسن، أنا أبو الحسن الميرقي، أنا أحمد بن إسحاق، نا أحمد بن مهران، نا موسى، نا خليفة[4] قال:

وحدثني يحيى بن محمد، عن عبد العزيز بن عمران، عن محمد بن عبد الله بن المؤمل المخزومي قال: ولد علي بمكة في شعب بني هاشم[5]، وقتل بالكوفة، وصلى عليه الحسن ابنه، وكانت ولاية علي أربع سنين وتسعة أشهر وستة أيام، ويقال: ثلاثة أيام، ويقال: أربعة عشر يوماً.

(١) هو سعيد بن جمهان الأسلمي، أبو حفص البصري، ترجمته في تهذيب الكمال ٧/١٥٥ طبعة دار الفكر.
(٢) الأصل والمطبوعة: خزيم، تصحيف. والصواب: خريم بالراء، وهو محمد بن خريم بن محمد بن عبد الملك، ترجمته في سير أعلام النبلاء ١٤/٢٢٨.
(٣) تاريخ خليفة ص ١٩٩ وانظر ص ٢٠١.
(٤) انظر بالأصل وتاريخ خليفة ص ١٩٩، وانظر ص ٢٠١ نسب بني عبد المطلب.

[١١- باب الصدق في البيع والبيان]

٣٨٥٥- (١) حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا».

٣٨٥٦- (٢) حدثنا عَمْرٌو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ: وُلِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ، وَعَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً.

١١- باب الصدق في البيع والبيان

قوله ﷺ: «البيعان بالخيار ما لم يتفرقا، فإن صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما» أي بين كل واحد لصاحبه ما يحتاج إلى بيانه من عيب ونحوه في السلعة والثمن، وصدق في ذلك وفي الإخبار بالثمن وما يتعلق بالعوضين، ومعنى «محقت بركة بيعهما»: أي ذهبت بركته وهي زيادته ونماؤه.

"قال في تكملة فتح الملهم: قوله: "حكيم بن حزام" هو ابن أخي خديجة زوج النبي ﷺ. (تكملة فتح الملهم ١/٣٧٧)

مولود کعبه کون [سکین]

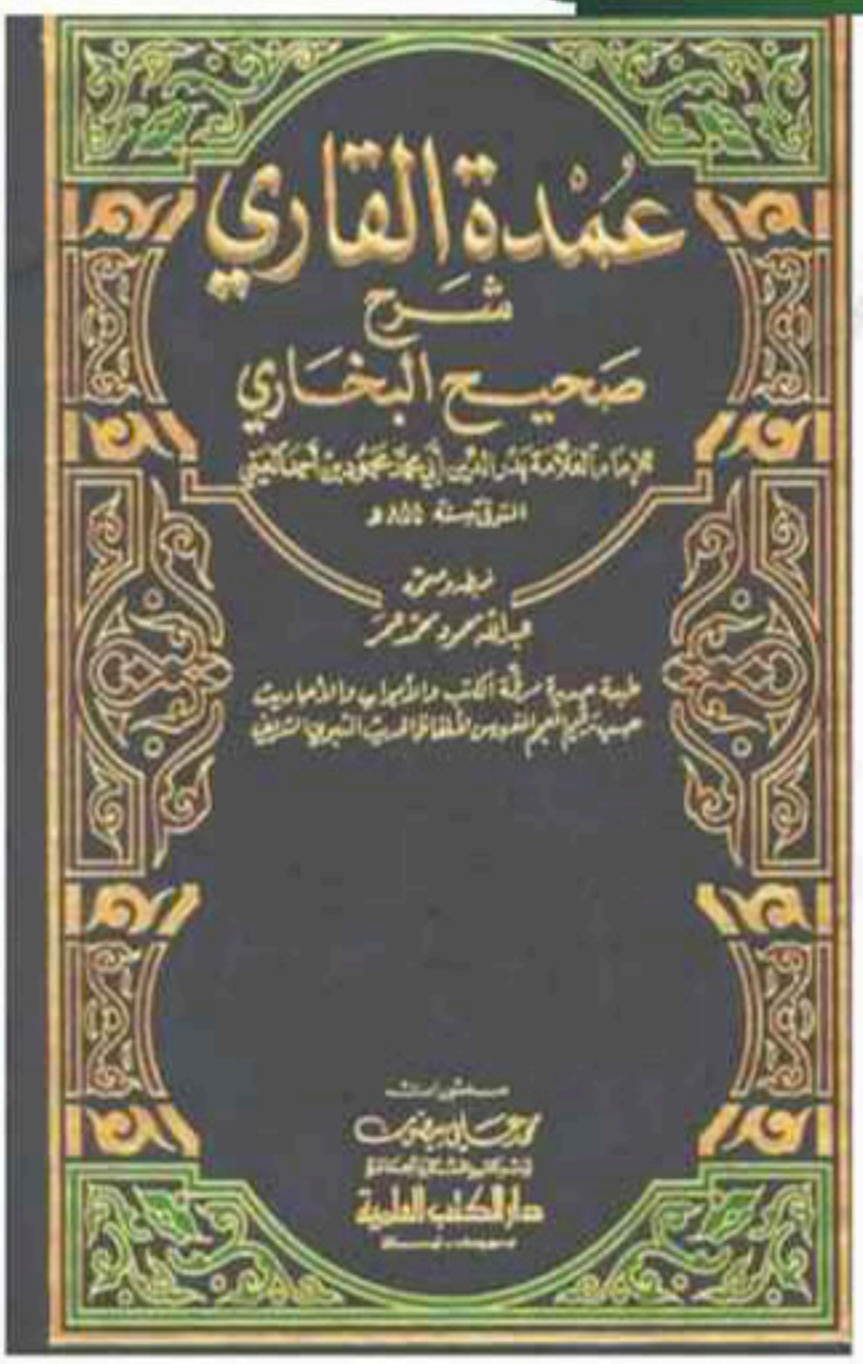

١٤٢ ٤٩ ـ كتاب البيوع / باب (١٣)

وكسر الكاف: ابن حزام، بكسر الحاء المهملة وبالزاي المخففة: ابن خويلد بن أسد بن عبد العزى بن قصي القرشي الأسدي، وهو ابن أخي خديجة بنت خويلد، وابن عم الزبير بن العوام، ولد في بطن الكعبة لأن أمه صفية ـ وقيل: فاخته ـ بنت زهير بن الحارث فدخلت الكعبة في نسوة من قريش وهي حامل، فأخذها الطلق فولدت حكيماً بها، وهو من مسلمة الفتح، وعاش ستين سنة، ستون سنة في الإسلام وستون سنة في الجاهلية، ومات سنة أربع وخمسين في أيام معاوية، وقد مضى بعض هذا الحديث في كتاب الزكاة في: باب من تصدق في الشرك ثم أسلم، وقد ذكرنا هناك تمة موضعه وأن مسلماً أخرجه.

قوله: «إن حكيم بن حزام»، ظاهره الإرسال، لأن عروة لم يدرك زمن ذلك، لكن **قوله: «قال: فسألت»** يوضح الوصل، لأن فاعل: قال، هو: حكيم، فكأن عروة قال: قال حكيم، فيكون إدراكه قوله عن حكيم، والدليل على ذلك رواية مسلم فإنه أخرجه من طريق أبي معاوية عن هشام، فقال عن أبيه عن حكيم بن حزام. **قوله: «وعمل على مائة بعير»**، أي: في الحج، لما روى: أنه حج في الإسلام ومعه مائة بدنة قد حللها بالحبرة، ووقف بمائة عبد، وفي أعناقهم أطواق الفضة فنحر وأعتق الجميع. **قوله: «وأرأيت؟»** معناه: أخبرني. **قوله: «فالتحث»**، بالحاء المهملة. **قوله: «يحنى: أتبرر بها»**، هذا تفسير التحنث، وهو بالباء الموحدة وبراءين: أولاهما ثقيلة أي: أطلب بها البر والإحسان إلى الناس، والتقرب إلى الله تعالى. والبر، بكسر الباء: الطاعة والعبادة، وهذا التفسير من هشام بن عروة دل عليه رواية مسلم حيث قال: عن حكيم بن حزام، قال: قلت: يا رسول الله! أشياء كنت أفعلها في الجاهلية، قال هشام: يعني: أتبرر بها، وهذا صريح أن الذي فسر بقوله: يعني: أتبرر بها، هو هشام بن عروة دون غيره من الرواة، ولا البخاري نفسه فافهم.

ومما يستفاد منه: أن عتق المشرك على وجه التطوع جائز لهذا الحديث حيث جعل عتق المائة رقبة في الجاهلية من فعال الخير المجازى بها عند الله المتقرب بها إليه بعد الإسلام، وهو **قوله: «أسلمت على ما سلف لك من خير»**، وليس المراد به صحة التقرب في حال الكفر، بل إذا أسلم ينتفع بذلك الخير الذي فعله في الكفر، ودل ذلك على أن مسلماً لو أعتق كافراً لكان مأجوراً على عتقه، لأن حكيماً إنما جعل له الأجر على ما فعل في الجاهلية بالإسلام الذي صار إليه فلم يكن المسلم الذي فعل مثل فعله في الإسلام بدون حال حكيم، بل هو أولى بالأجر، واختلف في عتق المشرك في كفارة اليمين، والظهار، فعندنا يجوز، وقال مالك والشافعي وأحمد: لا يجوز كما في قتل الخطأ، وعن أحمد كقولنا وعنه: يجوز مطلقاً، ولنا إطلاق النصوص وأية القتل مقيدة بالإيمان، والأصل في كل نص أن يعمل بمقتضاه إطلاقاً وتقييداً.

الإصابة في تمييز الصحابة

للإمام الحافظ
أحمد بن علي بن حجر العسقلاني
٧٧٣ - ٨٥٢هـ

المكتبة العصرية

٣٣٧ تراجم الرجال: حرف الحاء ٣٣٧

ذكر ذلك الفاكهي في كتاب مكة عن أبي ثابت الزهري واستدركه ابن الأثير عن الأشيري، وهزاه لابن هشام وابن إسحاق؛ وذكره أنه أسلم قديماً بمكة.

١٩٧٤ - حكيم - بضم أوله مصغراً - ابن جبلة بن حصن بن أسود بن كعب بن عامر بن المحارث العبدي:

قال أبو عمر: أدرك النبي ﷺ، ولا أعلم له رواية ولا خبراً يدل على صحبته.

وكان عثمان بعثه إلى السند ثم نزل البصرة وقتل بها يوم الجمل.

١٩٧٥ - حكيم بن جبلة العبدي:

ذكره ابن عبد البر بفتح أوله، وإنما هو بضمها مصغراً، كما تقدم.

١٩٧٦ - حكيم بن المحارث الطائفي:

روى الثعلبي في تفسيره، عن ابن عباس، أنه هاجر بامرأته وبنيه فتوفي، وفيه نزلت: ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا . . .﴾ [البقرة: ٢٣٤] الآية، واستدركه ابن فتحون.

وفسر القصة ابن إسحاق في تفسيره، قال: حدثت عن مقاتل بن حيان في هذه الآية أن رجلاً من أهل الطائف هاجر إلى المدينة وله أولاد رجال ونساء، ومعه أبواه وامرأته فمات بالمدينة، فرفع ذلك إلى رسول الله ﷺ، فأعطى الوالدين وأولاده بالمعروف، ولم يعط امرأته شيئاً، غير أنهم وجدوا أن يخلفوا عليها من تركة زوجها إلى الحول.

١٩٧٧ - حكيم بن حزام بن خويلد بن أسد بن عبد العزى بن قصي الأسدي:

ابن أخي خديجة زوج النبي ﷺ.

واسم أمه صفية، وقيل فاخته، وقيل: زينب بنت زهير ابن الحارث بن أسد بن عبد العزى؛ ويكنى أبا خالد له حديث في الكتب الستة. روى عنه ابنه حزام، وعبد الله ابن الحارث بن نوفل، وسعيد بن المسيب، وموسى بن طلحة، وعروة، وغيرهم.

سمعت حكيم بن حزام يقول: ولدت قبل الفيل بثلاث عشرة سنة وأنا أعقل، فرأت عبد المطلب أن يذبح عبد الله ابنه.

وحكى الزبير بن بكار نحوه، وزاد وذلك قبل موت النبي ﷺ بخمس سنين.

وقال واقد حكيم في الفجار وشهدها حكيم.

وحكى الزبير بن بكار أن حكيماً ولد في جوف الكعبة، قال: وكان من سادات قريش، وكان صديق النبي ﷺ قبل المبعث، وكان يوده ويحبه بعد البعثة، ولكنه تأخر إسلامه حتى أسلم عام الفتح. وثبت في السير وفي الصحيح أنه ﷺ قال: «من دخل دار حكيم ابن حزام فهو آمن»؛ وكان من المؤلفة.

وشهد حنيناً وأعطي من غنائمها مائة بعير، ثم حسن إسلامه، وكان قد شهد بدراً مع الكفار، ونجا مع من نجا، فكان إذا اجتهد في اليمين قال والذي نجاني يوم بدر. وكتبه أبو خالد.

قال الزبير: جاء الإسلام وفي يد حكيم الرفادة، وكان يفعل المعروف، ويصل الرحم.

وفي الصحيح أنه سأل النبي ﷺ فقال: «أشياء كنت أفعلها في الجاهلية أتي فيها أجر؟ قال: «أسلمت على ما سلف لك من خير».

وكانت دار الندوة بيده فباعها بعد من معاوية بمائة ألف درهم، فلامه ابن الزبير، فقال له: يا ابن أخي، اشتريت بها داراً في الجنة، فتصدق بالدراهم كلها؛ وكان من العلماء بأنساب قريش وأخبارها.

مات سنة خمسين، وقيل سنة أربع، وقيل ثمان وخمسين وقيل سنة ستين وهو ممن عاش مائة وعشرين سنة نظرها في الجاهلية في الإسلام.

قال البخاري في «التاريخ»: مات سنة ستين، وهو ابن عشرين ومائة سنة قاله إبراهيم بن المنذر.

ثم أسند من طريق عمر بن عبد الله بن عروة، عن عروة، قال: مات لعشر سنوات من خلافة معاوية.

١٩٧٨ - حكيم بن حزن بن أبي وهب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم:

مولود کعبہ کون [اول]

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تاریخ ولادت کو شی۔۔۔عوں نے مقرر کیا شیخ عباس قمی کی کتاب "ھدایۃ الأنام" کے حاشیہ پہ شی۔۔۔۔عہ کے مقدس مؤرخ آیت اللہ المرعشی النجفی کا مندرجہ ذیل بیان پیش کیا جو حقائق کو عیاں کر رہا ہے

5 ستمبر1710 بمطابق 1 رجب 11221 ھجری شاہ حسین صفوی نے اصفہان شہر میں 80 شی۔۔۔عہ علماء کی ایک میٹنگ بلائی کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے یوم پیدائش کا تعین کیا جائے اور کسی ایک دن کو جشن ولادت کے لیے مختص کیا جائے

(یعنی اس قدر اختلاف تھا اور مذکورہ بالا تاریخ سے قبل جشن ولادت کا دن متعین نہیں تھا)

بہت بحث و تمحیص کے بعد بعض علماء نے جن میں آقا جمال الخوانساری بھی شامل تھا 3 رجب 1 کو یوم ولادت متعین کیا۔

بعض علماء جن میں الفاضل الھندی شامل تھے انہوں نے 7 شعبان کو صحیح کہا۔

کچھ علماء نے 14 رمضان کو راجح کہا۔

جبکہ بعض علماء نے 7 ذوالحج کو درست یوم ولادت قرار دیا

پھر سلطان حسین صفوی نے اپنی پسند کے مطابق 13 رجب کو جشن ولادت منانے کا سرکاری حکم صادر کیا

مولود کعبہ کون [دوم]

المختصر والمعتبر من تواریخ المعصومین الاربعۃ عشر صفحہ نمبر 42

شرالبریۃ تیرہویں صدی ہجری کے مُجتھد احمد بن صالح آل طوق القطیفی القطیفی اپنی کتاب میں 13 رجب کا ذکر کرنے کے بعد شیخ طوسی کی 7 شعبان والی مندرجہ بالا روایت ذکر کرنے کے بعد پھر دیگر مصادر سے 13 رجب یوم پیدائش کا ذکر کرتے ہیں۔

اور صفحہ نمبر 50 پہ اس بحث کو اس طرح سمیٹتے ہیں

میرے (آیت اللہ القطیفی) کے نزدیک امیر المومنین کی ولادت کے متعلق سب سے صحیح ترین یہ ہے کہ آپ علیہ السلام 7 شعبان بروز ہفتہ پیدا ہوئے۔

اور یہ روایت بالکل صحیح ہے کیوں کہ شیخ طوسی (متوفی 460ھ) نے یہ روایت بالکل صحیح سند کے ساتھ صفوان بن مہران کے واسطے سے امام صادق سے روایت کی۔

اور صفوان بن مہران (ہم اہل تشیع رجال میں) جلیل القدر ثقہ راوی ہے۔

اور پہلی روایت (امیر المومنین کے 13 رجب کو پیدا ہونے والی روایت) کسی "صحیح" سند سے ثابت ہی نہیں بلکہ کسی "حسن" سند سے بھی ثابت نہیں، حتی کہ کسی 'موثق'" سند سے بھی نہیں۔

بلکہ اس روایت کا حال یہ ہے کہ وہ کسی ایک سند سے بھی ثابت نہیں بالکل بے سند روایت ہے۔

مولود کعبہ کون [سوم]

نیز میرے موقف کو امام منتظر کی یہ دعا بھی مضبوط کرتی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا

"اے* اللہ! میں تجھ سے ان رجب میں پیدا ہونے والے دو اماموں امام محمد بن علی تقی اور انکے فرزند امام علی بن محمد نقی کے واسطے سے سوال کرتا ہوں"*

رسائل الطوق القطیفی" جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 49

'امام* منتظر یعنی بارھویں امام کی یہ دعا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ امیر المومنین رجب میں پیدا نہیں ہوئے*

کیونکہ اگر وہ رجب میں پیدا ہوئے ہوتے تو امام قائم نے صرف اور صرف امام تقی اور امام نقی کا واسطہ کیوں دیا ماہ رجب کی دعا میں؟؟ اور امیر المومنین کا ذکر بھی نہیں کیا!!

جبکہ امیر المومنین فضیلت و مرتبہ میں مذکورہ دونوں ائمۃ سے زیادہ فضیلت کے حامل ہیں۔

شیخ طوسی اپنے مزعومہ چھٹے معصوم امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ امیر المؤمنین (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) کی پیدائش بروز ہفتہ 7 شعبان کو ہوئی۔

مصباح المتھجد للطوسی صفحہ نمبر 589

مولود کعبه کون [سوم]

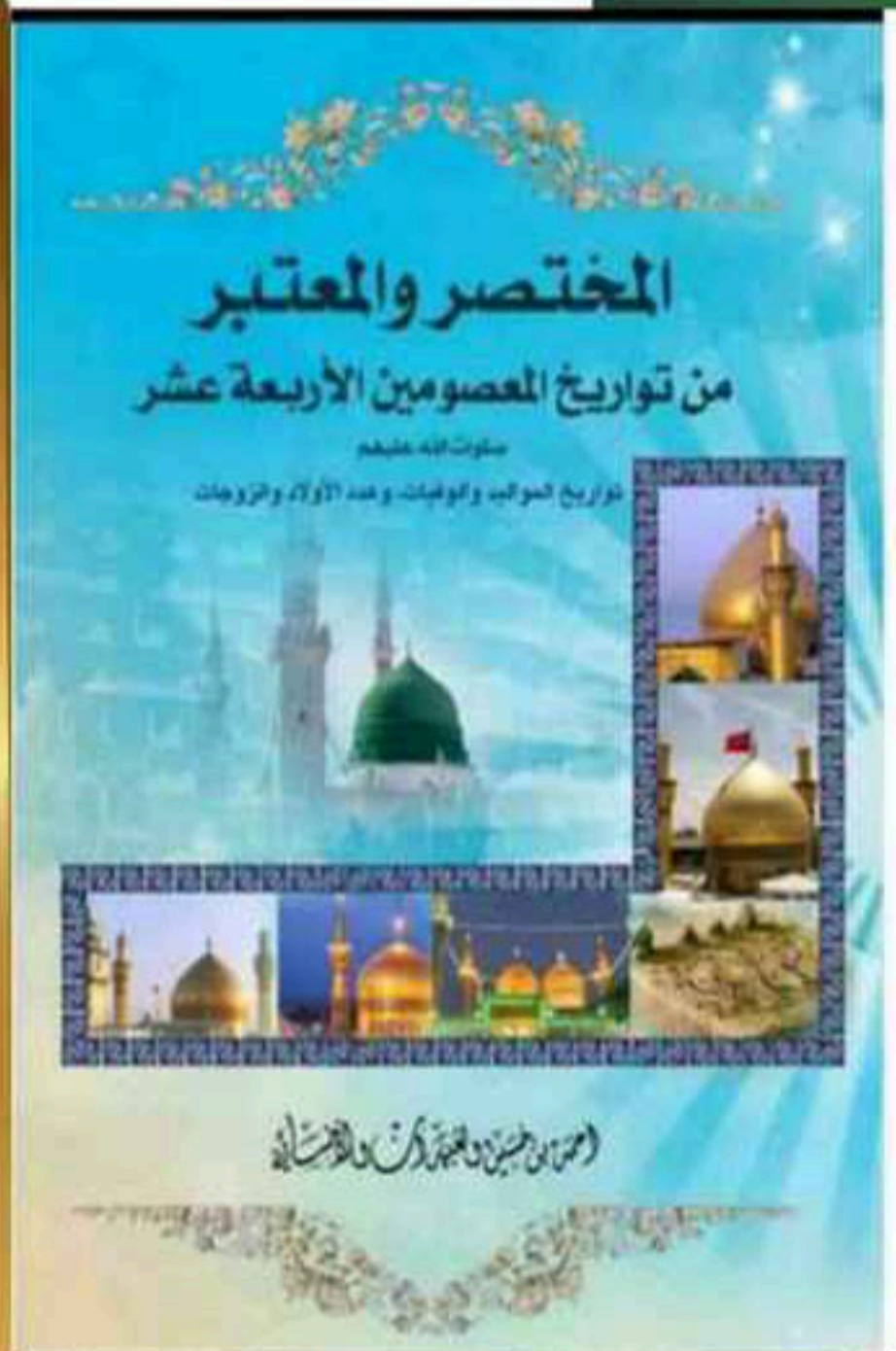

وقيل: في التاسع من ذي الحجة[1].

وقد فصلنا الكلام في (حوادث غير التاريخ) في حوادث يوم ١٣ رجب.

قال السيد المرعشي (رحمه الله) في حاشيته على هداية الأنام للمحدث القمي (رحمه الله): في يوم ١١ رجب من سنة ١١٢٢ هـ أمر الشاه حسين الصفوي - في مدينة أصفهان - بتشكيل مجلس يجمع أعلام الشيعة لتعيين يوم وتاريخ واحد للاحتفال بميلاد أمير المؤمنين (عليه السلام)، وقد حضر ذلك المجلس ثمانون عالماً، وبعد البحث والنقاش، اختار بعض الأعلام - ومنهم الآقا جمال الخوانساري - يوم ١٣ رجب، واختار الفاضل الهندي يوم ٧ شعبان، واختار بعضهم يوم ١٤ رمضان، وقليل منهم اختار يوم ٧ ذي الحجة، فأمر السلطان الصفوي بالاحتفال بالمولد يوم الثالث عشر من شهر رجب بصورة رسمية.

نسبه

أبوه أبو طالب عمران بن عبد المطلب بن هاشم... الخ، كما مر في نسب النبي (صلى الله عليه وآله).

وأمه فاطمة بنت أسد بن هاشم...، وكانت (رضي الله عنها) كالأم لرسول الله (صلى الله عليه وآله)، و قد تربى في حجرها، وآمنت به في

---

(1) طالب (ابن الصغاري): ٧ ح ٣، تاريخ ولادته: ١٩٢.
(1) الأمالي (الطوسي): ٧٠٨ مجلس ٢٤ ح ١٥١١، مناقب آل أبي طالب: ٣٣١.

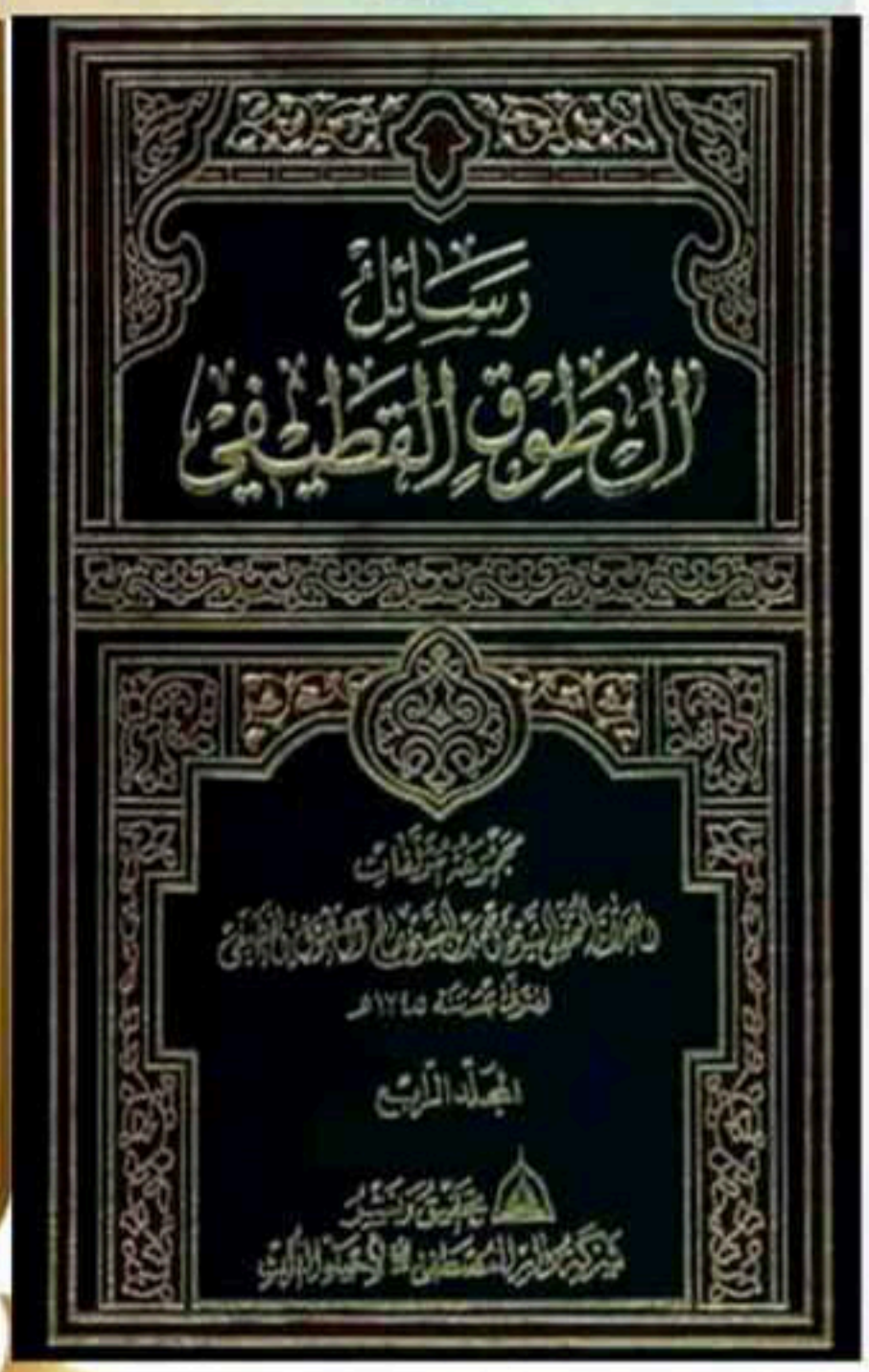

وعليه اعتمد الشيخ في (التهذيب)[1]، وعلي بن عيسى الأربلي[2] لم يذكره سواه، وهو ظاهر الشهيد في (الدروس)[3].

والأصح عندي أنه ﷺ ولد يوم الأحد سابع شعبان، والرواية به صحيحة؛ لأن الشيخ رواها في (المصباح)[4] عن صفوان بن مهران، وطريقه إليه صحيح، وهو ثقة جليل. والرواية الأولى ليست بصحيحة الإسناد، بل ولا حسنة ولا موثقة، بل غير مسندة، ويؤيد ما نقله الدعاء العروي عن صاحب الأمر ﷺ، فإنه قال فيه: وأسألك بحق المولودين في رجب محمد بن علي الثاني وابنه علي بن محمد المنتجب[5]، فإنه صريح أو كالصريح في أنه ﷺ لم يتولد في رجب؛ إذ لا يحسن تركه ﷺ وذكر الإمامين العظيمين وهو أفضل منهما وأعظم، كما لا يخفى[6]. انتهى.

وأقول: الداعي بهذا الدعاء - جعل الله فرجه - من الذين وقفوا على مواليد الحجج واستودعوا أسرار الحق، فأمكن أن يؤذن له بالإعلان بالتوسل بالإمامين خاصة، فما في ذلك الدعاء لسر ومناسبة هو أعلم بها، وإلا لم يحسن التوسل بأحد منهم بالخصوص في أمر مخصوص بدون التوسل بسيد الكل محمد ﷺ. وقد ورد عنهم ﷺ في موارد كثيرة كأدعية السادات والأيام وغيرها التوسل بفرد خاص دون غيره منهم، وقد روي عنهم التصريح بالأمر بالتوسل بكل واحد منهم على حدته في أمر مخصوص، فتنبه.

فليس فيما ذكره دلالة يوجه، وتعليله عليل جداً، بل تركه من مثله هو المناسب، والله العالم. بل ما ورد من أن مولد الباقر ﷺ في غرة رجب[7] تضمن ما ينافي هذا الاستدلال. وربما قيل: إنه ولد في الثاني والعشرين من رجب. وهما ضعيفان لندور

---

(1) تهذيب الأحكام: ٦ / ١٩ / ب ٦.
(2) كشف الغمة: ٥ / ٣٠٨.
(3) الدروس: ١ / ٢٠٤.
(4) مصباح المتهجد: ٨٣٨.
(5) مصباح المتهجد: ٢٤١ (حجري).
(6) مصباح المتهجد: ٢٣٧ (حجري)؛ إعلام الورى بأعلام الهدى: ٢٦٩؛ بحار الأنوار: ٨٦ / ٢١٢ / ٨.

مولود کعبه کون [سکین]

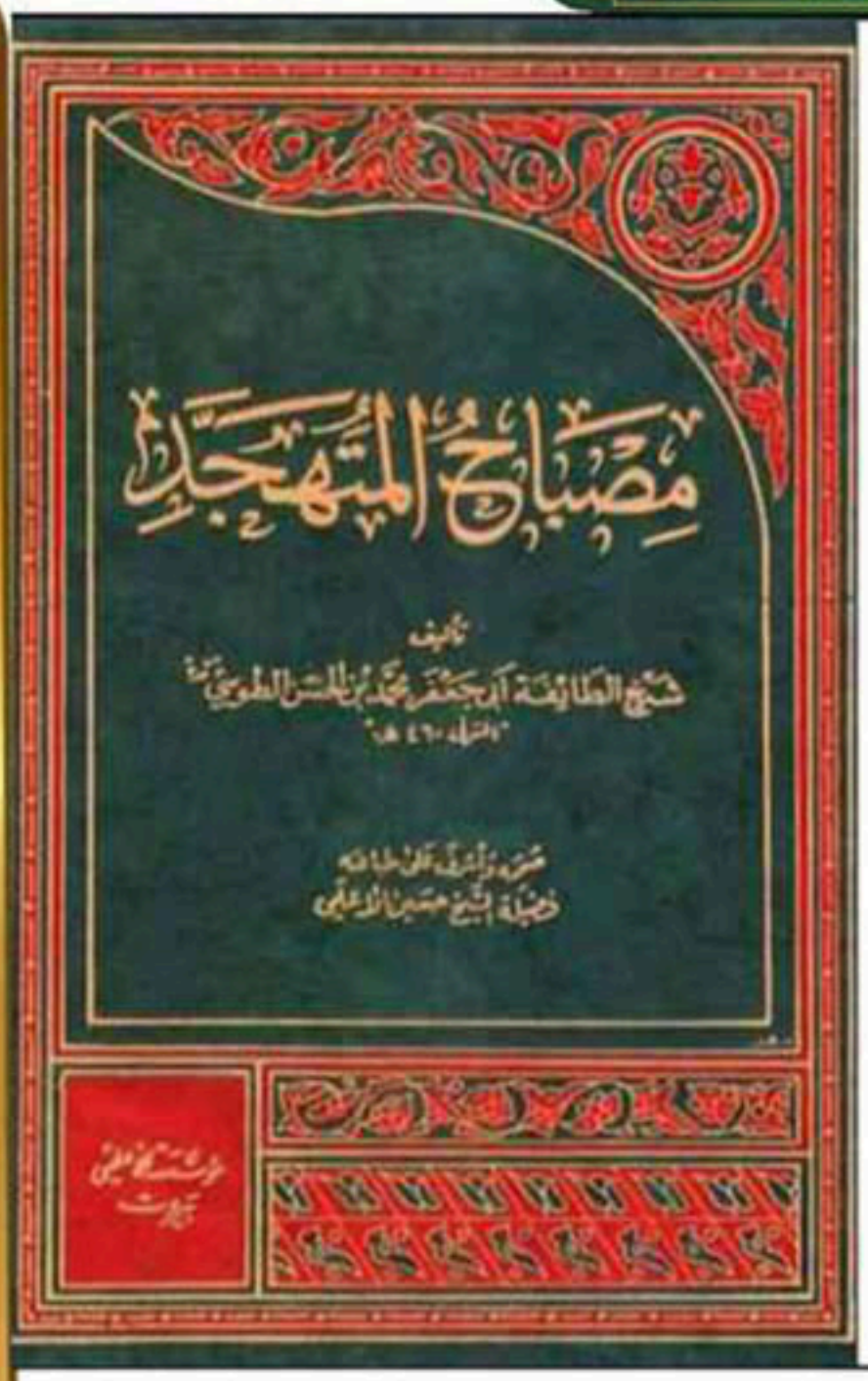

الغنى والبركة على العباد فأنت مُقتدِرٌ أحصيتَ أعمالَهم وأحسنتَ أرزاقَهم وجعلتَهم مُختلفةً ألسنتُهم وألوانُهم خلقاً مِن بعدِ خلقٍ، لا يعلمُ العبادُ مِلكَك ولا يُقدِرُ العبادُ لقدرتِك وكلُّنا فقيرٌ إلى رحمتِك، فكُنْ لي يا إلهي ومولاي ورازقي وشفيعي مِن فضائحِ الدنيا والآخرة، فإنّك على كلِّ شيءٍ قدير.

اللّهُمَّ إنّي أسألُك بالمعاني كلِّها الّتي لك مِن الثناء، وأسألُك بأسمائِك الّتي سمّيتَ بها نفسَك وأسألُك بكلِّ اسمٍ هو لك، سمّيتَ به نفسَك أو أنزلتَه في كتابِك أو علّمتَه أحداً مِن خلقِك أو استأثرتَ به في علمِ الغيبِ عندَك، أن تجعلَ أوقاتي مِن الليلِ والنهارِ بذكرِك معمورةً وبخدمتِك موصولةً وأعمالي عندَك مقبولةً حتّى تكونَ أعمالي وأورادي كلُّها وِرداً واحداً وحالي في خدمتِك سرمداً. يا سيّدي يا يا يا